اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان دارالامان

DAILY ALFAZL QADIAN

ٹیلیفون نمبر ۹۱ ۔ رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۲۵ ۔ ایڈیٹر غلام نبی ۔ تار کا پتہ الفضل قادیان ۔ قیمت ایک آنہ

شرح چندہ پیشگی: سالانہ ۔ ششماہی ۔ سہ ماہی ۔ بیرون ہند سالانہ

جلد ۲۷ ۔ مورخہ ۵ محرم الحرام ۱۳۵۸ھ ۔ یوم شنبہ ۔ مطابق ۲۵ فروری ۱۹۳۹ء ۔ نمبر ۴۶

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۳ فروری ۔ آج ½۸ بجے شب کی ٹرین سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ لاہور سے واپس تشریف لے آئے ۔ حضور کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی تا حال لاہور میں ہی تشریف فرما ہیں ۔ سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ کو ابھی کھانسی اور زکام کی شکایت ہے ۔ احباب صحت کے لئے دعا کریں ۔

خان محمد عبداللہ خان صاحب کو آج پھر بخار کی شکایت ہوگئی ۔ احباب دعائے صحت کریں ۔

آج بوقت ½۱۰ بجے صبح مجلس ناصرات الاحمدیہ کا پہلا جلسہ نصرت گرلز ہائی سکول میں زیر صدارت حرم اول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ منعقد ہوا ۔ اس کے متعلق سکرٹری صاحبہ مجلس مذکور کی رپورٹ مظہر ہے کہ مجمع کا اندازہ ساڑھے چار سو کے قریب تھا ۔ جلسہ کا افتتاح تلاوت قرآن کریم سے کیا گیا ۔ امۃ السلام صاحبہ نے "احمدی عورت کے فرائض" پر تقریر کی ۔ پھر سلیمہ بیگم صاحبہ نے "سادگی" پر مضمون پڑھا جس میں تحریک جدید کے مطالبہ سادہ زندگی بسر کرنے پر عمل کرنے کی اہمیت بیان کی ۔ پھر امۃ اللہ بیگم صاحبہ بنت حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب نے تقریر کی جس میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے عہد کے برکات نہایت عمدگی سے بیان کئے ۔ پھر نصیرہ نزہت صاحبہ نے قرآن شریف کے نزول کی غرض پر اور مبارکہ صاحبہ سیالکوٹی نے صحابیات کے کارناموں پر تقریریں کیں ۔

مولوی ابوالعطاء صاحب اللہ دتا صاحب جالندھری نے مجلس ناصرات الاحمدیہ کے قیام کی غرض اور اسکی ممبرات کے فرائض پر تقریر کی ۔ آخر میں استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ نے تقریر کی جس میں خو...

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اَنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اِنْ کُنْتُمْ مُسْلِمِیْنَ

"۱۲ دسمبر ۱۹۰۵ء رویا دیکھا ۔ کہ ایک دیوار پر ایک مرغی ہے ۔ وہ کچھ بولتی ہے ۔ سب فقرات یاد نہیں رہے ۔ مگر آخری فقرہ جو یاد رہا ۔ یہ تھا ۔

اِنْ کُنْتُمْ مُسْلِمِیْنَ

ترجمہ ۔ اگر تم مسلمان ہو ۔

اس کے بعد بیداری ہوئی ۔ یہ خیال تھا ۔ کہ مرغی نے یہ کیا الفاظ بولے ہیں ۔ پھر الہام ہوا ۔

اَنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اِنْ کُنْتُمْ مُسْلِمِیْنَ

ترجمہ ۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو ۔ اگر تم مسلمان ہو ۔

فرمایا ۔ مرغی کا خطاب اور الہام کا خطاب ہر دو جماعت کی طرف تھے ۔ دونوں فقروں میں ہماری جماعت مخاطب ہے ۔ چونکہ آج کل روپیہ کی ضرورت ہے ۔ لنگر میں بھی خرچ بہت ہے ۔ اور عمارت پر بھی بہت خرچ ہو رہا ہے ۔ اس واسطے جماعت کو چاہیئے کہ اس حکم پر توجہ کریں ۔

فرمایا ۔ مرغی اپنے عمل سے دکھاتی ہے ۔ کہ کس طرح انفاق فی سبیل اللہ کرنا چاہیئے ۔ کیونکہ وہ انسان کی خاطر اپنی ساری جان قربان کرتی ہے اور انسان کے واسطے ذبح کی جاتی ہے ۔ اسی طرح مرغی نہایت محنت اور مشقت کے ساتھ ہر روز انسان کے کھانے کے واسطے انڈا دیتی ہے ۔

ایسا ہی ایک پرند کی مہمان نوازی پر ایک حکایت ہے ۔ کہ ایک درخت کے نیچے ایک مسافر کو رات آگئی ۔ جنگل کا ویرانہ اور سردی کا موسم ۔ درخت کے اوپر ایک پرند کا آشیانہ تھا ۔ نر اور مادہ آپس میں گفتگو کرنے لگے ۔ کہ یہ غریب الوطن آج ہمارا مہمان ہے ۔ اور سردی زدہ ہے ۔ اس کے واسطے ہم کیا کریں ۔ سوچکر ان میں یہ صلاح قرار پائی ۔ کہ ہم اپنا آشیانہ توڑ کر نیچے پھینک دیں ۔ اور وہ اس کو جلا کر آگ تاپے ۔ چنانچہ انہوں نے ایسا کیا ۔ پھر انہوں نے کہا ۔ کہ یہ بھوکا ہے ۔ اس کے واسطے کیا دعوت طیار کی جائے ۔ اور تو کوئی چیز موجود نہ تھی ان دونوں نے اپنے آپ کو نیچے اس آگ میں گرا دیا ۔ تاکہ ان کے گوشت کا کباب ان کے مہمان کے واسطے رات کا کھانا ہو جائے ۔ اس طرح انہوں نے مہمان نوازی کی ایک نظیر قائم کی ۔ سو ہماری جماعت کے مومنین اگر ہماری آواز کو نہیں سنتے ۔ تو اس مرغی کی آواز سنیں ۔ مگر سب برابر نہیں کتنے مخلص ایسے ہیں ۔ کہ اپنی طاقت سے زیادہ خدمت میں لگے ہوئے ہیں ۔ خدا ان کو جزائے خیر دے ۔" (بدر ۸ دسمبر ۱۹۰۵ء)

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

جنوری ۱۹۳۹ء میں بیعت کرنیوالوں کے نام

جنوری ۱۹۳۹ء میں ذیل کے اصحاب دستی اور بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے۔

نمبر شمار	نام	ضلع
۱	عبد المجید صاحب	گورداسپور
۲	روشن بی بی صاحبہ	〃
۳	عائشہ بیگم صاحبہ	〃
۴	چوہدری دلداد صاحب	〃
۵	احمد علی صاحب	شیخوپورہ
۶	بشیر احمد صاحب	لاہور
۷	ادریس صاحب	بلگام
۸	کریم بی بی صاحبہ	لاہور
۹	منظور حسین صاحب	〃
۱۰-۱۱	دو کس	گورداسپور
۱۲	عبد الرزاق صاحب	بیدر
۱۳	محمد فضل الرحمن صاحب	کلکتہ
۱۴	ایاز گل صاحب	کوہاٹ
۱۵	نذیر احمد صاحب	کیمبل پور
۱۶	چوہدری عبد الغفور صاحب	منٹگمری
۱۷	Khalud din Khan.	میمن سنگھ بنگال
۱۸	خوشی محمد صاحب	ہوشیارپور
۱۹	غلام نبی صاحب	ریاست خیرپور سندھ
۲۰	محمد اکبر صاحب	مظفر نگر یوپی
۲۱	محمد اکبر صاحب	گجرات
۲۲	گردھر صاحب	آگرہ
۲۳	راما صاحب	〃
۲۴	بٹے صاحب	〃
۲۵	جھنگرا صاحب	〃
۲۶ تا ۳۰	دریائی صاحب معہ اہل وعیال ۵ کس	〃
۳۱ تا ۳۸	گوردیال صاحب معہ ۷ کس اہل وعیال	〃
۳۹ تا ۴۲	جسونت صاحب معہ چار کس اہل وعیال	آگرہ
۴۴	سردار بی بی صاحبہ	گوجرانوالہ
۴۵	محمد حسین شاہ صاحب	ملتان
۴۶	غلام رسول صاحب	سیالکوٹ
۴۷	محمد اسحٰق صاحب	گورداسپور
۴۸	دین محمد صاحب	ریاسی ریاست جموں
۴۹	محمد اکبر خان صاحب	〃
۵۰	محمد ابراہیم صاحب	سیالکوٹ
۵۱	علی محمد صاحب	گورداسپور
۵۲	رحیم بی بی صاحبہ	〃
۵۳	اقبال احمد خان صاحب	
۵۴	عماد الدین احمد صاحب	میمن سنگھ بنگال
۵۵	نور محمد صاحب	نئی دہلی
۵۶	نواب بی بی صاحبہ	ہوشیارپور
۵۷	محمد عبد اللہ صاحب	لائل پور
۵۸	محمد اسلم صاحب	〃
۵۹	محمد اکرم صاحب	〃
۶۰	سردار علی صاحب	گجرات
۶۱	دل افروز جان صاحبہ	کوہاٹ
۶۲	کرم الٰہی صاحب	سرگودھا
۶۳	عبد الرحمن صاحب	〃
۶۴	محمد زمان صاحب	〃
۶۵	محمد نواز صاحب	گوجرانوالہ
۶۶	جیواں بی بی صاحبہ	〃
۶۷	نواب بی بی صاحبہ	〃
۶۸	شکر بی بی صاحبہ	〃
۶۹	مرید حسین صاحب	ڈیرہ غازیخان
۷۰	امیر عالم صاحب	ہزارہ
۷۱	محمد شاہ صاحب	ریاسی
۷۲	محمد شریف صاحب	گورداسپور
۷۳	فضل دین صاحب	〃
۷۴	غلام علی صاحب	〃
۷۵	فضل کریم صاحب	〃
۷۶	بوٹا صاحب	〃
۷۷	محمد علی صاحب	گورداسپور
۷۸	محمد شریف صاحب	〃
۷۹	ولیداد صاحب	〃
۸۰	حاکم الدین صاحب	〃
۸۱	کریم بخش صاحب	〃
۸۲	چراغ دین صاحب	〃
۸۳	عباس علی صاحب	〃
۸۴	اصغر علی صاحب	〃
۸۵	مسماۃ ایسٹر صاحبہ	لاہور
۸۶	اللہ دتا صاحب	گورداسپور
۸۷	فرزند علی صاحب	〃
۸۸	محمد عالم صاحب	〃
۸۹	امیر بیگم صاحبہ	پشاور
۹۰	سلیمان صاحب	بمبئی
۹۱	حیات بخش صاحب	راولپنڈی
۹۲	رجب علی صاحب	ٹپرہ۔ بنگال
۹۳	واصبت علی صاحب	〃
۹۴	برکت علی صاحب	گورداسپور
۹۵	شہاب الدین صاحب	ہوشیارپور
۹۶ تا ۹۹	کرم الدین صاحب معہ اہل وعیال ۴ کس	گورداسپور
۱۰۰	امیر بی بی صاحبہ	گورداسپور
۱۰۱	صفیہ بیگم صاحبہ	〃
۱۰۲	محمد ابراہیم صاحب	〃
۱۰۳	سردار محمد صاحب	〃
۱۰۴	غلام رسول صاحب	〃
۱۰۵	غلام قادر صاحب	〃
۱۰۶	میراں بخش صاحب	〃
۱۰۷	نذیر بیگم صاحبہ	〃
۱۰۸	کریم خان صاحب	〃
۱۰۹	رفیق احمد صاحب	〃
۱۱۰	فضل الدین صاحب	〃
۱۱۱	طالب حسن صاحب	〃
۱۱۲	خوجے خان صاحب	〃
۱۱۳	محمد اسحٰق صاحب	〃
۱۱۴	مراد علی صاحب	گورداسپور
۱۱۵	چراغ الدین صاحب ولد جیوں	〃
۱۱۶	سردار بی بی صاحبہ	〃
۱۱۷	فیروز الدین صاحب	〃
۱۱۸	محمد طفیل صاحب	〃
۱۱۹	مبارک احمد صاحب	〃
۱۲۰	علی محمد صاحب	〃
۱۲۱	فتح محمد صاحب	〃
۱۲۲	موسیٰ شاہ صاحب	〃
۱۲۳	حسین بی بی صاحبہ	〃
۱۲۴	محمد شریف صاحب	〃
۱۲۵	طالعمند صاحب	〃
۱۲۶	سہاگ صاحب	〃
۱۲۷	محمد حسین صاحب	〃
۱۲۸	دین محمد صاحب	〃
۱۲۹	محمد علی خان صاحب	〃
۱۳۰	عبد الکریم صاحب	〃
۱۳۱	منگتا صاحب	〃
۱۳۲	شریفاں بی بی صاحبہ	〃
۱۳۳	مبارک علی صاحب	〃
۱۳۴	نذیر احمد صاحب	〃
۱۳۵	شیر محمد صاحب	〃
۱۳۶	عبد الغنی صاحب	〃
۱۳۷	شاہ محمد صاحب	〃
۱۳۸	دین محمد صاحب	〃
۱۳۹	عبد الحمید صاحب	〃
۱۴۰	حسن محمد صاحب	〃
۱۴۱	نواب الدین صاحب	〃
۱۴۲	بدر الدین صاحب	〃
۱۴۳	عبد الغنی صاحب ولد فضل دین صاحب	گورداسپور
۱۴۴	مختاراں بیگم صاحبہ	گورداسپور
۱۴۵	برکت علی صاحب	〃

وصیتیں

نمبر ۵۳۲۶ :- مسکہ حلیمہ بیگم احمدی زوجہ خواجہ محمد گل احمدی قوم خواجہ عمر تقریباً ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن محلہ دارالرحمت قادیان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۶/۱۰/۳۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت موجودہ جائیداد زیور طلائی قیمتی مبلغ ۵۹۴ روپے۔ زیور نقرئی قیمتی مبلغ ۱۶/۸/- ہیں۔ اس کے علاوہ مبلغ پانصد پینتیس روپیہ خاوند کے ذمہ حق مہر کے باقی ہیں۔ یہ کل گیارہ صد پینتالیس روپے آٹھ آنے ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ میری کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ میں موجودہ جائیداد کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ میری وفات کے وقت اگر کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۳ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میں اپنی زندگی میں اگر کوئی رقم داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کراؤں۔ تو وہ رقم حصہ وصیت کردہ کے متعلق واجب الاداء رقم سے منہا تصور ہوگی۔ الامتہ۔ حلیمہ بیگم بقلم خود

گواہ شد۔ خواجہ محمد گل احمدی خاوند موصیہ

گواہ شد:۔ محمد ایوب بدوملوی۔

گواہ شد:۔ عبدالعزیز پنشنر محلہ دارالعلوم قادیان۔

نمبر ۵۲۵۷ :- مسکہ فضل کریم ولد امام دین مرحوم قوم نون پیشہ ملازمت عمر ۴۳ سال - تاریخ بیعت غالباً ۱۹۲۸ء ساکن سعید ڈاکخانہ سعید ضلع جہلم حال ٹانگانیکا افریقہ دارالسلام بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۳ نومبر ۱۹۳۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں - میں ٹانگانیکا ریلوے میں ملازم ہوں۔ اور ماہوار آمد پر میرا گذارہ ہے۔ جو اس وقت ۳۴۰ شلنگ ماہوار ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ نیز یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ اگر بوقت وفات میری کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی -

نوٹ:۔ اس وصیت پر عمل درآمد ماہ دسمبر ۱۹۳۸ء سے ہوگا انشاء اللہ العزیز۔

العبد۔ خاکسار فضل کریم نون بقلم خود دارالسلام قائمقام پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ۔ گواہ شد:۔ شیخ مبارک احمد احمدی مبلغ مشرقی افریقہ۔ حال وارد دارالسلام۔ گواہ شد۔ عبدالرحیم بٹ احمدی سیکرٹری تبلیغ دارالسلام مورخہ ۳/۱۱/۳۸

نمبر ۵۳۳۱ :- مسکہ فاطمہ بیگم زوجہ خواجہ عبدالقیوم۔ قوم جٹ عمر ۲۴ سال۔ پیدائشی احمدی۔ ساکن قادیان دارالفضل۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۵/۲/۳۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری منقولہ وغیر منقولہ جائیداد سردست کوئی نہیں ہے۔ صرف میرا حق مہر ۲۵۰ روپیہ ہے۔ جس کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز میری وفات پر جو میری جائیداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۳ حصہ کی وارث صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامتہ فاطمہ بیگم۔

گواہ شد۔ عبدالقیوم بی۔ اے خاوند موصیہ

گواہ شد۔ عبدالرزاق والد موصیہ۔

نمبر ۵۳۰۸ :- مسکہ مراد بی بی۔ بیوہ مستری عبدالمجید صاحب قوم ارائیں۔ عمر ۳۵ سال پیدائشی احمدی ساکن امرتسر کٹڑہ کرم سنگھ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۴/۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں اس وقت میری حسب ذیل جائیداد ہے کانٹے طلائی وزنی تولہ قیمتی ۲۸ روپے اشیاء خوردونوش برتن وپارچات قیمتی مبلغ ستو روپیہ۔ اس کے علاوہ ۲۰/- روپے کی ایک تقسیمی کمیٹی ڈالی ہوئی ہے۔ جو گو ابھی نکلی نہیں۔ مگر میں نے دو صد روپیہ لے کر اپنے بھائی فضل احمد صاحب ساکن ہرسیاں ضلع گورداسپور حال وارد امرتسر کٹڑہ کرم سنگھ کو برائے اشتراک مشین ادا کر چکی ہوں۔ اور میں نے ۱۰۰ روپیہ اپنے بھائی صاحب مذکور سے قرضہ بھی لینا ہے۔ اس کے علاوہ ۲۲۵/ روپے محلہ دارالانوار کی کمیٹی میں سید محمد طفیل صاحب مدرس چک ۲۷۶ رکھ ضلع لائلپور کے حصہ میں جمع ہیں۔ جس کی تشریح حسب ذیل ہے۔ ۵۰/- روپے میرے خاوند مستری عبدالمجید صاحب مرحوم نے ادا کئے۔ اور مبلغ ۱۵۹/- روپے میرے بھائی عبدالرحمن صاحب انگلش ٹیچر چک ۳۳۲ ج۔ ب نے شاہ صاحب مذکور کو دیئے کمیٹی نکلنے پر میں سید محمد طفیل صاحب مذکور سے مبلغ ۲۲۵/- روپے لینے کی حقدار ہوں۔ اس طرح کل ۶۵۴/- روپے کی میں مالکہ ہوں۔ جس کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور یہ بھی وصیت کرتی ہوں۔ کہ اگر مجھے اس کے علاوہ کوئی اور آمد بصورت ملازمت یا تجارت یا کسی اور کاروبار کے ذریعہ سے ہوئی۔ تو اس کا ۱/۳ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کروں گی۔ اور اگر کوئی اور جائیداد میرے مرنے پر اس کے علاوہ ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

الامتہ۔ مراد بی بی۔ نشان انگوٹھا۔

گواہ شد۔ عبدالرحمن سیکرٹری وصایا۔ چک ۳۳۲ ج۔ ب۔ گواہ شد۔ بدر دین بقلم خود ہرسیاں حال وارد امرتسر۔

نمبر ۵۳۳۲ :- مسکہ بدر سلطان اختر ولد عبدالعزیز خانصاحب قوم پٹھان۔ پیشہ وقف زندگی۔ عمر ۲۷ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲/۲/۳۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں۔ میرا گزارہ اس وقت مبلغ ۲۰/- انعام پر ہے۔ جو مجھ کو سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کی طرف سے ملتا ہے۔ میں وعدہ کرتا ہوں۔ کہ اس کا ۱/۱۰ حصہ تازندگی داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ نیز میرے مرنے کے بعد اگر کوئی میری منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اس طرح میری آمد کی کمی وبیشی پر ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ کرتا رہونگا۔

العبد۔ بدر سلطان اختر مجاہد تحریک جدید

گواہ شد۔ مرزا محمد یعقوب وائس پریذیڈنٹ حلقہ مسجد مبارک۔ گواہ شد۔ سعید احمد فاروقی واقف زندگی تحریک جدید۔

ضرورت ملازمت

ایک نوجوان جو مولوی فاضل پاس ہیں اور دو تین سال کمپونڈری اور ڈسپنسری کا کام کر چکے ہیں ایک سال وٹرنری ہسپتال میں بھی کام کر چکے ہیں آجکل بیکار ہیں۔ کوئی دوست اگر ان کو ملازمت دلا سکتے ہوں۔ تو نظارت ہذا کو اطلاع دیکر ممنون فرماویں۔ ناظر امور خارجہ

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

نئی دہلی ۲۲ فروری۔ وارد ہا کی اطلاع ہے کہ وہاں کے کانگرسی حلقوں کا خیال ہے کہ مسٹر سبھاش چندر بوس ترپی پوری کانگرس سے پہلے مستعفی ہو کر کانگرس کو پھوٹ سے بچا لیں گے۔ اگر مسٹر بوس نے استعفیٰ نہ دیا۔ تو اعتدال پسند ترپی پوری کانگرس میں ورکنگ کمیٹی کے ریزولیوشنوں پر ووٹ دیکر اپنی طاقت کا ثبوت دیں گے۔ بشرطیکہ انتہا پسندوں نے اس پروگرام میں تبدیلی کرنے کی کوشش کی۔ جس پر کانگرس گذشتہ دو سال سے عمل پیرا ہے۔

لکھنؤ ۲۱ فروری۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ پنجاب اور دیگر علاقوں میں یہ افواہ پھیل رہی ہے۔ کہ اس دفعہ پھر اپریل میں ہردوار میں کنبھ کا میلہ ہوگا اس سلسلہ میں گورنمنٹ نے سرکردہ پنڈتوں سے مشورہ لیا ہے۔ پنڈتوں کا بیان ہے۔ کہ اس دفعہ کنبھ کا میلہ نہیں ہوگا۔

لاہور ۲۳ فروری۔ پنجاب گورنمنٹ کی طرف سے جو بجٹ پیش کیا جا رہا ہے اس میں خسارہ کی وجہ سے پٹرول اور تفریحات پر ٹیکس لگایا جانا تجویز ہوا ہے۔ علاوہ ازیں بجلی پر بھی ٹیکس کی تجویز ہے۔ جو فی یونٹ چھ پائی کے حساب سے وصول کیا جائے گا۔ یاد رہے۔ کہ تفریحات پر پہلے ہی دو آنہ فی روپیہ ٹیکس عائد ہے۔

نئی دہلی ۲۲ فروری۔ مرکزی اسمبلی کی مسلم لیگ پارٹی کا ایک ڈیپوٹیشن جو مسٹر غلام بھیک نیرنگ۔ نواب صدیق علی خان اور مسٹر غیاث الدین پر مشتمل ہے۔ جوہری بازار کی مسجد کے جھگڑے کے سلسلہ میں دربار سے گفت و شنید کرنے کے لئے جے پور جا رہا ہے۔

لکھنؤ ۲۲ فروری۔ ایک سال کے بعد اہل سنت والجماعت کی طرف سے مدح صحابہ ایجی ٹیشن کے اجراء کی وجہ سے آج لکھنؤ میں نازک صورت حالات ہو گئی۔ پیش بندی کے طور پر مقامی حکام نے سنی مسلمانوں کے ۵ سرکردہ لیڈروں کو زیر دفعہ ۱۰۷ احتیاطاً فوجداری گرفتار کر لیا۔ ڈپٹی کمشنر نے میونسپل حدود اور کنٹونمنٹ ایریا میں ۱۰ ماہ کے لئے دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی ہے۔ آج شام امین الدولہ پارک میں سنی مسلمانوں کا ایک جلسہ منعقد ہونا تھا۔ پولیس نے فساد کے اندیشہ کے پیش نظر اس کے انعقاد کی بھی ممانعت کر دی۔

لنڈن ۲۱ فروری۔ چونکہ فلسطین کانفرنس کے عرب ڈیلیگیٹ مکمل آزادی دیئے جانے پر مصر ہیں۔ اور انہوں نے مسٹر میلکم میکڈانلڈ کی اس تجویز کو کہ مکمل آزادی کی جگہ کوئی اور حل پیش کریں۔ منظور کرنے سے انکار کر دیا ہے اس لئے یہ محسوس کیا جاتا ہے۔ کہ جس طرح انڈین گول میز کانفرنس ناکام رہی تھی۔ اسی طرح فلسطین کانفرنس بھی ناکام رہے گی۔ اور برٹش گورنمنٹ کو اپنی مرضی کا آئین اس پر ٹھونسنا پڑے گا۔

نئی دہلی ۲۲ فروری۔ آج صبح کے "ہندوستان ٹائمز" میں گاندھی جی کا وہ جواب شائع ہوا ہے۔ جو انہوں نے مسٹر سبھاش چندر بوس کو اس وقت دیا تھا۔ جب کہ وہ وارد ہا گئے تھے۔ گاندھی جی نے سبھاش بابو کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ کہ میں نے ذاتی طور پر آپ سے درخواست کی تھی۔ کہ آپ صدارتی مقابلہ میں نہ آئیں۔ اور یہ بھی تنبیہہ کی تھی۔ کہ اگر آپ نے مقابلہ کیا تو آپ نہ صرف رائٹ ونگ کی ہمدردی سے محروم ہو جائیں گے بلکہ کانگرس کو بھی کمزور کریں گے۔ اس کے باوجود آپ نے مقابلہ کیا اور فتح حاصل کی۔ ڈیلیگیٹوں کی اکثریت آپ کے ساتھ ہے پھر آپ کیوں اپنا پروگرام نہیں چلاتے۔ اور کیوں ان رائٹ ونگ والوں سے مشترکہ کام کرنا چاہتے ہیں اپنے ساتھیوں پر سنگین الزامات لگانے کے بعد کہ وہ دشمنوں سے سازباز کر رہے ہیں۔ آپ کس طرح امید کر سکتے ہیں کہ وہ آپ کی امداد کریں گے۔ یہ بات بھی کانگرس کے مفاد کے خلاف ہے کہ ہائی کمانڈ میں متضاد خیالات کے لوگ بھرتی کر دیئے جائیں۔ ان حالات میں آپ صدارتی مقابلہ کے نتیجہ کی ذمہ داریاں سنبھالیئے۔ اور کانگرس مشینری کا چارج لے کر اسے ان آدمیوں کی امداد سے چلایئے۔ جن پر آپ کو مکمل اعتماد ہے۔

وارد ھا گنج ۲۲ فروری۔ سیالکوٹ جیل میں ۱۵ قیدیوں نے حکام جیل کی بدسلوکی کے خلاف پروٹسٹ کے طور پر بھوک ہڑتال کر دی ہے۔

کراچی ۲۲ فروری۔ سر آغا خان یہاں ۴ دن رہنے کے بعد آج صبح بذریعہ ہوائی جہاز قاہرہ روانہ ہو گئے۔

وارد ھا گنج ۲۲ فروری۔ کل حیدرآباد سٹیٹ کانگرس کے ۴۰ ممبروں نے سیگاؤں میں گاندھی جی سے ملاقات کی۔ وفد کے لیڈر نے گاندھی جی کو بتایا کہ اگرچہ سول نافرمانی کرنے کے لئے حالات نہایت سازگار ہیں۔ تاہم سٹیٹ کانگرس نے محض آپ کے مشورہ کی وجہ سے ابھی تک سول نافرمانی شروع نہیں کی۔ گاندھی جی نے کہا کہ آپ جو کچھ کہہ رہے ہیں ٹھیک ہے کیونکہ سول نافرمانی کے تعطل سے کوئی نقصان نہیں ہو رہا۔ جب حالات مطالبہ کریں۔ وہ دوبارہ ستیہ گرہ شروع کر سکتے ہیں۔ گاندھی جی نے یہ بھی واضح کیا کہ ستیہ گرہ کے التوا کا یہ مطلب نہیں کہ اگر جائز سرگرمیوں کی وجہ سے جیل جانا پڑے تو گریز کیا جائے۔ اگر تعمیری کام کرتے ہوئے گرفتاری ہوتی ہے۔ تو اسے سول نافرمانی نہیں کہا جائے گا۔ اس صورت میں آپ عدالت میں اپنا ڈیفنس پیش کر سکتے ہیں۔ جس طرح میں نے جنوبی افریقہ میں کیا تھا۔

گوجرخان ۲۱ فروری۔ اگلے روز جب مولانا ابوالکلام آزاد صوبہ سرحد سے واپس جاتے ہوئے یہاں سے گذرے تو ایک سرکردہ آریہ سماجی لیڈر نے آپ کے ساتھ ریاست حیدرآباد میں آریہ سماج کے ستیہ گرہ کے متعلق بات چیت کی۔ تو آپ نے کہا کہ اگرچہ یہ تحریک ایک فرقہ سے تعلق رکھتی ہے اور مذہبی نوعیت کی ہے۔ تاہم مجھے آریہ سماجیوں کی تکلیف سے ہمدردی ہے۔ اور میں چاہتا ہوں کہ ان کی ہر ایک جائز شکایت دور ہو جائے۔

بنوں ۲۱ فروری۔ سکرٹری فرنٹیر لیجسلیٹو اسمبلی کو سپیکر اسمبلی نے ہدایت کی ہے۔ کہ وہ مسٹر حکم چند ممبر اسمبلی کو مطلع کر دیں۔ کہ کوہاٹ کے تمام قرضہ کی منسوخی کے متعلق انہیں ریزولیوشن پیش کرنے کی اجازت دے دی گئی ہے۔

کلکتہ ۲۲ فروری۔ آج بنگال ہوم منسٹر نے بتایا کہ مشاورتی کمیٹی کی سفارشوں کے مطابق حکومت بنگال اس وقت تک ۲۷ اسیاسی قیدی رہا کر چکی ہے۔ آپ نے مزید بتایا کہ حکومت بنگال کے پاس بہت سے یہودیوں کی طرف سے درخواستیں موصول ہو رہی ہیں۔ جن میں انہوں نے حکومت سے اجازت طلب کی ہے۔ کہ انہیں کلکتہ میں آباد ہو کر مختلف کاروبار اختیار کرنے کی اجازت دی جائے۔ آپ نے کہا۔ ان خبروں سے کلکتہ کی پبلک میں ابھی تک کسی قسم کا ہیجان پیدا نہیں ہوا۔

نئی دہلی ۲۲ فروری۔ آج مرکزی اسمبلی میں سوالات کے وقت ہوم ممبر نے بتایا کہ حکومت ہند نے صوبائی حکومتوں کو مطلع کر دیا ہے۔ کہ تاحال ہندوستان کے شہروں پر بیرونی فضائی حملوں کا خطرہ نہیں۔ اس لئے شہروں کی حفاظت کی کوئی سکیم زیر غور نہیں ہے

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ غلام نبی

اخبار احمدیہ

درخواست ہائے دعا (۱) محمد شجاعت علی صاحب سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ رانچی جو کہ وجع المفاصل کی مرض میں مبتلا ہیں اپنی صحت کے لئے (۲) مولوی عبد الصمد صاحب مولوی فاضل حیدر آباد اپنی اور اپنے بھائی عبد الواحد صاحب اور اپنے والد صاحب کی مشکلات سے رہائی کے لئے (۳) حمید احمد صاحب مانڈلے برما سے اپنی مشکلات سے رہائی اور حسنات دارین کے لئے (۴) ڈاکٹر محمد شفیع صاحب ویٹرنری سرجن جو عرصہ سے بیمار چلے آتے ہیں اپنی صحت کی درستی کے لئے (۵) سید احمد علی صاحب سیالکوٹ اپنے بھائی بھاوجہ نیز پھوپھی کی صحت کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔

تبدیلی نام میں نے اپنا نام غلام حسین کی بجائے عبد المنان رکھ لیا ہے۔ اس لئے آئندہ مجھے اس نام سے یاد کیا جائے۔
خاکسار عبد المنان گجراتی حال پنڈ دادنخان

دعائے مغفرت امام حسین صاحب سیکرٹری جماعت نندگڈ کی اہلیہ صاحبہ وفات پاگئی ہیں۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار عبد الرحمن احمد جنرل سکرٹری انجمن احمدیہ نندگڈ

دعائے نعم البدل شیخ اکرام اللہ صاحب وزیر آباد کی لڑکی جمیلہ ۱۰ر فروری کو فوت ہوگئی ہے۔ اس سے قبل بھی ان کے کئی چھوٹے چھوٹے بچے فوت ہوگئے ہیں۔ احباب دعائے مغفرت کریں اور کہ اللہ تعالیٰ انہیں نعم البدل عطا فرمائے ؛

چندہ خاص کی ادائیگی کیطرف جلد توجہ کی ضرورت

صدر انجمن احمدیہ کے مالی بار کو ہلکا کرنے کے لئے گزشتہ مجلس مشاورت پر فیصلہ ہوا تھا کہ امسال جماعتیں پندرہ ہزار روپیہ چندہ خاص علاوہ مستقل چندوں کے ادا کریں۔ چنانچہ مجلس مشاورت کے فیصلہ کے مطابق بذریعہ اخبار الفضل و نیز بذریعہ خاص تحریک کئی دفعہ توجہ دلائی جاچکی ہے۔ کہ ہر ایک شخص سے ایک ماہ کی آمد پر بشرح ۶½ فیصدی چندہ خاص وصول کرکے بھجوایا جائے۔ لیکن افسوس ہے کہ اس چندہ کی طرف ابھی جماعتوں نے پوری توجہ نہیں کی۔ جس کی وجہ سے یہ رقم بہت ہی کم وصول ہوئی ہے۔

اب چونکہ سال تمام میں صرف دو ماہ باقی رہ گئے ہیں۔ لہٰذا اس اعلان کے ذریعہ احباب اور عہدہ داران کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ براہ مہربانی اپنے اپنے ذمہ کا چندہ خاص بہت جلد وصول کرکے بھجوادیں ؛ ناظر بیت المال

"الفضل" کے خلاف احرار کا مقدمہ

بٹالہ ۲۲ر فروری۔ آج مجسٹریٹ صاحب علاقہ کی عدالت میں "الفضل" کے خلاف عنایت اللہ احراری کے مقدمہ کی پیشی تھی۔ مگر بغیر کسی کارروائی کے آئندہ مقدمہ کی تاریخ پیشی ۶ر مارچ مقرر کی گئی۔ جبکہ عنایت اللہ کے گواہان کی شہادت ہوگی ؛

بجلی کے فیل ہونے کی وجہ سے سخت تکلیف

کل ۲۲ر فروری تقریباً ۸ بجے شام جبکہ خوب بارش ہو رہی تھی بجلی کی رو ایسی فیل ہوئی۔ کہ صبح پانچ بجے تک جاری نہ ہوسکی۔ اس وجہ سے لوگوں کو سخت تکلیف اٹھانی پڑی۔ رات کو

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

دسمبر ۱۹۳۸ء تک بیرون ہند کے بیعت کرنیوالوں کے نام

بیرون ہند کے مندرجہ ذیل اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پر بیعت کرکے داخل احمدیت ہوئے ؛

1179	Medina Saltpond	1206	Sumfa Kamara Sierraleone
1180	Ali "	1207	Foday Kamara "
1181	Abdul Hakeem "	1208	Mobi " "
1182	Easa "	1209	Bundu " "
1183	Ahmad "	1210	Ahmad " "
1184	Salamat "	1211	Soriba " "
1185	Sara "	1212	Sineh " "
1186	Hasana "	1213	Molai Conteh "
1187	Adam "	1214	Alusaini Kamara Sierra Leone
1188	Suleman "		
1189	Alhasan "	1215	Abdulai "
1190	Amina "	1216	Yuna Kamara "
1191	Amina "	1217	Alimamy Seray "
1192	Abu Bakari "	1218	Abu Bangura "
1193	Fazal Rahman	1219	Malai Kamara "
	Saltpond	1220	Seri " "
1194	Hawa "	1221	Soko " "
1195	Abu Bekr "	1222	Bai Kamder "
1196	Yaqub "	1223	Alfa Bundu "
1197	Abu Bekr "	1224	Sumana Kamara Sierra Leone
1198	Suleman "		
1199	Abdul Aziz "	1225	Ibrahim Turay "
1200	Muhammad "	1226	Mareh Kamara "
1201	Santigi Turay	1227	Haji Ahmad "
	Sierraleone	1228	Aloch Rainmah Sierra Leone
1202	Alfa Ali Kamara		
	Sierra Leone	1229	Mirs Salbiah "
1203	Bundu-	1230	Yusuf Gusti "
	Bangura "	1231	Miss Hawa "
1204	Ahmad Kamara "	1232	Amin "
1205	Kumrabai-	1233	Miss Zili "
	Kamara	1234	" Zulekha "
	Sierraleone	1235	" Aminah "

(باقی)

اخبار "الفضل" بھی نہ چھپ سکا۔ اس قسم کی دقت پہلے بھی پیش آچکی ہے۔ محکمہ کو اس بارے میں پورا انتظام کرنا چاہیئے ؛

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۵ محرم الحرام ۱۳۵۸ھ

چھوت چھات کو دُور کرنے کے لئے قانونی امداد

ہندو قوم میں جات پات کی تقسیم ایسی مستحکم بنیادوں پر قائم ہے۔ کہ اس سے آزادی حاصل کرنا قریباً ناممکن ہے چھوت چھات کو مٹانے اور جات پات کی پابندیوں کو دُور کرنے کے لئے اگرچہ ان کے روشن خیال لیڈر ہر ممکن کوشش کرتے رہتے ہیں۔ لیکن اس سے نجات حاصل نہیں کر سکے۔ اور نہ ہی امید ہے قیامت تک کر سکیں گے۔ بھائی پرمانند صاحب کا اخبار "ہندو" اس جدوجہد میں اپنی ناکامی کا اعتراف بایں الفاظ کرتا ہے:۔

"بڑے بڑے ریفارمروں نے اس جات پات اور چھوت کو دور کرنے کے لئے بڑا زور لگایا ہے۔ ہم کو آریہ سماج وغیرہ کا مشکور ہونا چاہیئے۔ جنہوں نے اس کے دُور کرنے میں بڑی حد تک کامیابی حاصل کی ہے۔ مگر جو کامیابی ہونی چاہیئے۔ اس کا عشر عشیر بھی نہیں۔ بلکہ یہ اس کے مقابلہ میں قریباً نفی کے برابر ہے" (۱۹ فروری)

اس وقت تک اس سلسلہ میں ہندوؤں کی طرف سے جو کوششیں کی جاتی تھیں۔ وہ پبلک سرگرمیوں تک ہی محدود ہوتی تھیں۔ لیکن اب ان سے مایوس ہو کر "ہندو" نے یہ تجویز پیش کی ہے۔ کہ قانون کی امداد سے اس امتیاز کو دُور کیا جائے۔ لیکن اس امداد کو حاصل کرنے کا جو طریق تجویز کیا گیا ہے۔ وُہ نہایت ہی عجیب وغریب بلکہ مضحکہ خیز ہے۔ چنانچہ تجویز کیا گیا ہے۔ کہ:۔

"ہر شخص کو آزادی دی جائے۔ کہ وُہ جب چاہے مجسٹریٹ کے روبرو حلفیہ اظہار دے کر اپنی جات کو بدل سکے۔ اور مجسٹریٹ کے روبرو حلفیہ اظہار دے کر جس جات میں چاہے۔ شامل ہو جائے۔ قانون کی نظر میں وہ اسی جات کے سمجھے جائیں۔ اور کاغذات سرکاری میں ان کو وہی جات دی جائے۔ ایسا کرنے سے بہت سی ادنےٰ جاتیں دوسری جاتوں میں شامل ہو کر غائب ہو جائیں گی۔ اور کسے پا کر اچھوت پنے کی لعنت بھی دُور ہو جائے گی"

دراصل اس قسم کی باتیں جہاں ایک طرف اپنی اندرونی خرابیوں کی اصلاح سے ہندوؤں کی مایوسی کا اقرار ہیں۔ وہاں ان کی تہ میں یہ جذبہ بھی کام کر رہا ہوتا ہے۔ کہ سادہ لوح اچھوتوں کو جہاں تک ممکن ہو۔ اپنے قریب رکھا جا سکے۔ ورنہ کوئی عقلمند ایک لمحہ کے لئے بھی یہ نہیں سمجھ سکتا۔ کہ اس قسم کی حرکات سے ہندوستان جات پات اور چھوت چھات کی پابندیوں سے آزاد ہو سکتا ہے:۔

پھر سب سے زیادہ قابل غور امر یہ ہے۔ کہ کیا ادنےٰ جاتیوں سے تعلق رکھنے والے ہندوؤں کی حقیقی ضرورت یہ ہے۔ کہ ان کو سرکاری کاغذات میں اپنے آپ کو اعلےٰ جاتیوں میں شمار کرنے کا حق حاصل ہو جائے۔ یا یہ کہ انہیں سوسائٹی میں انسانیت کا درجہ حاصل ہو جائے۔ اور ان کے ساتھ وُہی سلوک روا رکھا جائے۔ جو ایک انسان دوسرے انسان سے روا رکھتا ہے۔ اور جب ان کا مطالبہ اور مقصود یہی ہے۔ کہ وہ انسانوں میں شمار کئے جائیں۔ تو پھر ان کا "حلفیہ اظہار" دے کر اپنے آپ کو کسی اعلیٰ جاتی کی طرف منسوب کرا دینے سے ان کی تکالیف کا ازالہ کیونکر ہو جائے گا۔

اول تو سوال یہ ہے۔ کہ ایک شخص جو دراصل بھنگی یا چمار ہے۔ وُہ عدالت میں جا کر کیا "حلفیہ اظہار" دے گا۔ کیا وہ حلف اٹھا کر یہ کہے گا۔ کہ میں برہمن ہوں۔ اور پھر فرض کرو۔ اگر وہ اس قدر دروغ بافی اور کذب بیانی پر آمادہ بھی ہو جائے۔ اور اپنی ضمیر کی آواز کو نظر انداز کر کے اس قسم کا حلفیہ اظہار دے بھی دے۔ تو اس سے اس کے مصائب ختم ہو جائیں گے۔ کیا اس سے یہ ضروری ہو جائے گا۔ کہ عدالت سے لوٹتے ہی اسے برہمن مساوی درجہ دینے کے پابند ہو جائیں گے۔ اسے اپنے ساتھ کھلانے پلانے میں تامل نہ کریں گے۔ اس کے ساتھ رشتے ناطے کرنے کے لئے تیار ہو جائیں گے۔ اور اس سے بے تکلفانہ میل جول ـــ اور راہ و رسم رکھنے پر آمادہ ہو جائیں گے۔ ہر شخص تسلیم کرے گا۔ کہ نہیں۔ اور یقیناً نہیں۔ اس کا نتیجہ یہ تو ہو گا۔ کہ جب ایک اچھوت حلفیہ اظہار دے کر اپنے آپ کو برہمن لکھوا آئے گا۔ تو برہمن اس کی اس گستاخی پر برافروختہ ہو کر اس پر عرصۂ حیات تنگ کر دیں گے۔ لیکن جس چیز کی اسے ضرورت ہے۔ وُہ اسے نہیں ملے گی۔ اور اس طرح ادنےٰ و اعلےٰ جاتیوں کے درمیان ایک نئی کشمکش اور فتنہ وفساد کا دروازہ تو کھل جائے گا۔ لیکن اچھوتوں اور ادنےٰ جاتیوں کے مصائب کے ازالہ کی اس سے کوئی صورت ہرگز نہ پیدا ہو سکے گی:۔

کس قدر عجیب بات ہے۔ کہ اچھوتوں کی شکایت تو یہ ہے۔ کہ ان کے ساتھ ظالمانہ سلوک روا رکھا جا رہا ہے۔ اور نہیں سوشل لحاظ سے انسانوں میں شمار نہیں کیا جاتا۔ لیکن ان کے ہمدردوں کی تجویز یہ ہے۔ کہ انہیں قانون کے ذریعہ یہ حق دلوا دیا جائے۔ کہ سرکاری کاغذات میں "حلفیہ اظہار" دے کر اپنے لئے جو جات تجویز کریں۔ اس میں شامل ہو جائیں۔ اول تو ایک اچھوت "حلفیہ اظہار" دے کر سوائے اس کے کیا کہہ سکتا ہے۔ وُہ اچھوت ہے۔ لیکن اگر وُہ کچھ اور بھی بن جائے۔ تو اس سے سوسائٹی میں اس کی حیثیت کس طرح بدل سکتی ہے:۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ اچھوتوں کے مصائب کا سوائے اس کے کوئی علاج نہیں۔ کہ ہندو ذہنیت میں تبدیلی ہو۔ اور ہندوؤں کے گوشت اور پوست میں ان کے ساتھ نفرت وحقارت کے جو جذبات پائے جاتے ہیں۔ وہ نکال دیئے جائیں۔ اور یہ کام ایسا ہے۔ جو قوانین کے ذریعہ نہیں ہو سکتا۔ اس کے لئے تبدیلیٔ دل کی ضرورت ہے۔ اور آج قریباً نصف صدی کی جدوجہد کے بعد آریہ سماجی لیڈروں کی نگاہوں کا قانونی امداد کی طرف اٹھنا اس بات کا واضح اور بین ثبوت ہے کہ ان کی قوم کی ذہنیت میں تبدیلی کا پیدا ہونا ناممکن ہے۔ اور ان کے قلوب کی گہرائیوں میں ہزاروں اور لاکھوں سالوں سے بدنصیب مگر بے گناہ اچھوت کے متعلق نفرت وحقارت کے جو جذبات پرورش پا رہے ہیں۔ وہ انہیں نکال پھینکنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ اور ظاہر ہے۔ قانون کی امداد اچھوتوں کے کسی کام نہیں آ سکتی:۔

ہر مسلمان کا بالعموم اور ہر احمدی کا بالخصوص یہ فرض ہونا چاہیئے۔ کہ وُہ اپنے حلقۂ اثر میں جہاں تک ہو سکے۔ اچھوتوں کو ان کی حقیقی پوزیشن کا احساس کراتا رہے۔ اور انہیں بتائے۔ کہ ہندوؤں کی ان اضطراری حرکات کا صاف مطلب یہی ہے۔ کہ وہ اس بات کے معترف ہیں۔ کہ قریباً نصف صدی کی مسلسل جدوجہد ان کی قوم کے شدید رویہ میں کوئی لچک پیدا نہیں کر سکی۔ اور اس لئے:

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں امریکہ کے نومسلمین کے مخلصانہ مکتوب

تحریک جدید کی اہمیت کا احساس اور اس میں شرکت کی خواہش

(۱)

امریکہ کی ایک مخلص خاتون صالحہ حکیم صاحبہ نے انڈ یانا پولس سے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں انگریزی میں ایک خط ارسال کیا ہے۔ جس کا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

موصوفہ لکھتی ہیں۔

حضور والا!

السلام علیکم۔ میں اپنی خوش بختی سمجھتی ہوں کہ حضور کی خدمت میں عریضہ لکھنے کا مجھے موقعہ ملا ہے۔ اور اس کے لئے میں اللہ تعالےٰ کا شکر ادا کرتی ہوں۔ حضور کے مکتوب محررہ ۳۰ نومبر ۱۹۳۸ء کے مطالعہ سے مجھے بہت خوشی ہوئی مجھے لاہور سے سن رائز تا حال پہنچ رہا ہے۔ اور حضور کے خطبات کو میں بار بار پڑھتی ہوں۔ اور جتنی دفعہ میں ان کو پڑھتی ہوں میرے علم وفہم میں اضافہ ہوتا ہے۔ میرا خاوند اور میں دونوں بار بار ان کو پڑھتے ہیں۔ مشن میں بھی ان کو پڑھنے کا موقعہ مل جاتا ہے۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ میں تحریک جدید کے ہر مطالبہ میں حضور کے ارشاد کی تعمیل کرنے کی تہ دل سے آرزو مند ہوں جتنا زیادہ میں تحریک جدید کو پڑھتی ہوں اتنا ہی زیادہ اسے سمجھتی ہوں اور جتنا زیادہ علم اس کے متعلق مجھے حاصل ہوتا ہے۔ اتنا ہی زیادہ میں اسے پورا کرنے کی خواہش اپنے دل میں پاتی ہوں۔ میں اللہ تعالےٰ سے دعا کرتی ہوں۔ کہ وہ اس تحریک کے تمام کاموں میں برکت دے۔ میں اس کی عاشق ہوں۔ اور اس کے کسی حصہ پر نہیں بلکہ تمام کی تمام باتوں پر عمل کرنا چاہتی ہوں۔ اسی طرح اسلام کے ہر حکم پر عمل کرنا چاہتی ہوں۔ اللہ تعالےٰ مجھے صحت کامل عطا کرے۔ تا کہ میں کامیابی کے ساتھ خدمتِ اسلام کر سکوں۔ مجھے اگر صحت کی خواہش ہے۔ تو اس کے سوا کسی اور غرض کے لئے ہرگز نہیں۔ جہاں تک میری قابلیت اور علم ہے۔ میں جو کچھ بھی کر سکتی ہوں کرتی ہوں۔ مہربانی فرما کر ہمارے مشن۔ میرے رشتہ داروں۔ میرے خاوند اور خود میرے لئے دعا فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ آپ کی عمر دراز کرے ؛

حضور نے جواب میں تحریر فرمایا۔

آپ کے خط سے بہت خوشی ہوئی۔ اللہ تعالےٰ آپ کو اسلام کا سچا خادم بنائے۔ اور آپ کے خاوند کو بھی۔ تحریکِ جدید پر عمل انشاء اللہ یقیناً دنیا کے اندر ایک نیک تغیر پیدا کریگا۔ اور حقیقی امن قائم کرے گا۔

(۲)

ایک اور خاتون محترمہ مومنہ صاحبہ حضور کی خدمت میں لکھتی ہیں۔

میں حضور کی خدمت میں یہ عریضہ لکھتے ہوئے کمال خوشی محسوس کرتی ہوں اور امید کرتی ہوں۔ کہ حضور معہ جملہ متعلقین بخیر و عافیت ہوں گے۔ اس وقت میں حضور سے عرض پرداز ہوں۔ کہ مہربانی فرما کر ہمارے مشن کی ترقی نیز میری روحانی اور مالی بہتری کے لئے دعا فرمائیں۔ میرے دل میں یہ زبردست خواہش ہے کہ کامیابی کے ساتھ اسلام کی خدمت کروں۔ پس حضور دعا فرمائیں کہ مجھے اس کی توفیق عطا ہو۔

(۳)

برادر عبد الحکیم صاحب لکھتے ہیں۔

حضور کا شفقت نامہ موصول ہوا اور یہ معلوم کر کے از حد خوشی ہوئی۔ کہ ہمارے ملک میں ایک نیا مبلغ آرہا ہے۔ الحمد للہ رب العالمین۔ برادرم صوفی صاحب چند روز ہوئے یہاں آئے تھے میں نے ان سے ذکر کیا وہ بھی بہت خوش ہوئے۔ میں چاہتا ہوں کہ حضور سے درخواست کروں۔ کہ حضور دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مجھے دینی و دنیوی ترقیات عطا کرے۔ تا میں زیادہ سے زیادہ حصہ خدمتِ دین میں لے سکوں ؛

مَیں نے تحریک جدید کا مطالعہ کیا ہے اور مجھ پر واضح ہو گیا ہے کہ آپ کا کیا مقصد ہے۔ گو مَیں جانتا ہوں۔ کہ اگر میں اس میں ایک ڈالر دے کر بھی شریک ہو جاؤں۔ تو اللہ تعالےٰ مجھے برکت دیگا۔ لیکن میں چاہتا ہوں کہ جتنا زیادہ ہو سکے اس میں حصہ لوں۔ اور یہ تو ایک اندھا بھی جانتا ہے۔ کہ اس سے بہتر مصرف روپیہ کا اور کوئی نہیں ہو سکتا ؛

حضور سے درخواست ہے کہ میری اہلیہ کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ وہ تا حال وجع المفاصل سے بیمار ہے۔ نیز ہمارے مشن کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

سنسکرت کی تعلیم حاصل کرنیکے شوقین

سنسکرت کی اعلیٰ تعلیم دلانے کے لئے تین طلبا کی ضرورت ہے۔ ہر طالب علم کو دس روپیہ ماہوار وظیفہ ملے گا۔ دو مولوی فاضل ہونے چاہئیں اور ایک گریجوایٹ منشی فاضل پاس احباب جلد اپنی درخواستیں بھیج سکتے ہیں ؛ ناظر تعلیم و تربیت

ایک مبارک خواب اور اس کی تعبیر

ایک احمدی خاتون نے حضور کی خدمت میں لکھا۔

خاکسارہ نہائت ہی درد دل سے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت اقدس میں دعا کی درخواست کرتی ہے کیونکہ میں نے ایک خواب دیکھا ہے۔ جس کی وجہ سے بیحد پریشان ہوں۔ دل کو تکلیف ہو رہی ہے۔ اور مجھے بجز دعا کے اور کوئی چارہ نظر نہیں آتا۔ میں نے دیکھا کہ ایک آدمی اپنی بیوی کو اس کے کپڑے وغیرہ دے کر رخصت کر رہا ہے۔ یہ دیکھتا تھا کہ میری آنکھ کھل گئی۔ میرا خاوند مجھ سے دور ہے۔ اور مجھے ان سے بڑی محبت ہے۔ میرے دل میں نہائت ہی بُرے خیالات اٹھ رہے ہیں۔ اور میں دست بستہ ہو کر حضور کی خدمت میں نہائت ہی مودبانہ عرض کرتی ہوں۔ کہ حضور خود بھی اور تمام جماعت سے بھی ناچیز کے لئے دعا کرائیں نوازش ہوگی۔

نیز حضور بواپسی ڈاک یہ بھی مطلع فرمائیں کہ خاکسارہ کو کونسی دعا پڑھنی چاہیئے۔ جس سے آنے والی مصیبت دور ہو جائے ؛

حضور نے اس کے جواب میں تحریر فرمایا۔

”اگر آپ نے اپنے آپکو دیکھا ہے تو کچھ صدقہ کر دیں۔ اور استغفار کریں۔ اور اگر کسی اور عورت کو دیکھا ہے۔ اور مرد آپ کا خاوند ہے۔ تو خاوند کو لکھیں کہ صدقہ کریں۔ کوئی مصیبت دنیوی پیش ہوگی۔ اور اگر غیر مرد اور غیر عورت ہیں تو عام دنیا کی مصیبت ہے آپ سے خاص تعلق نہیں“ ؛

خلیفۂ وقت کی مخالفت انسان کو اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے محروم کر دیتی ہے

وہ انسان جو ایسے صانع اور خالق کے وجود پر ایمان لایا ہے۔ جس کا علم اسے کمزور۔ خطا کار اور جاہل قرار دے رہا ہے۔ بہتر ہے۔ کہ ایسا شخص فوراً ایسے خالق کے وجود سے انکار کر دے۔ اور اس کی عبودیت کا بے فائدہ جُوا اتار کر اپنی گردن کو معاً ہلکا کر لے۔ ایسے معبود کا کیا سہارا۔ جو خود ہی بے چارہ ہے۔ اور بے چارگی سے بُری طرح مغلوب ہے۔ علم کامل اور پھر قدرتِ قاہرہ ہی عجز اور کمزوری کا صحیح تدارک کر سکتے ہیں۔ صحیح بے خطا علم پہلے ضروری ہوتا ہے۔ پھر قدرتِ کاملہ ساتھ مل کر تدارک اور تعاہد ہر امر ضروری کا حسب منشاء کر سکتے ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ جو الاحد اور حقیقی معبود ہے۔ اور ما کان اللہ لیعجزہ شیئٌ فی السمٰوات ولا فی الارض انہ کان علیماً قدیراً۔ کی شان کو صرف اپنی ذات کے لئے مخصوص کر رہا ہے۔ تو اس کے علم اور افعال پر مؤدبانہ نظر رکھتے ہوئے اس کی اجتباء اور جس کو وہ سرافرازی دینا چاہتا ہے اس کو نظرِ حقارت سے دیکھنا یا اس کے منشاء کے ذرا سا بھی خلاف کرنا سراسر نادانی اور اس کے بڑے عتاب کا موجب ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام کو جب اللہ تعالیٰ نے خلافت کا منصب عطا فرمایا۔ تو فرشتوں نے خواہ مخواہ مونہہ کھولا اللہ تعالیٰ کے علم پر اس کے فعل پر حرف گیری میں آخر سبحانک لا علم لنا کہہ کر اپنی ندامت کا اقرار کیا۔ لیکن دوسرے تعلّی باز اور متمرد نے تو لاغوینہم اجمعین کا بھی چیلنج دے دیا۔ اور علیک لعنتی الیٰ یوم الدین کا بُرے سے بُرا انعام حاصل کیا۔ کاش وہ یہ طرزِ حقارت کی اختیار نہ کرتا۔ اور ملعون ہونے سے بچ جاتا۔

اللہ تعالیٰ نے اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو چُنا۔ تو اس کی زندگی کے تمام حالات کو اس کی خلق سے پہلے اپنے علم کے آئینہ میں اچھی طرح دیکھ کر چُنا۔ ذی الاوتاد فرعون نے ھو مھین لا یکاد یبین وغیرہ سے اس کو ذلیل کرنا چاہا۔ اور بالآخر بحیرۂ قلزم میں لاؤ لشکر کے ساتھ بُری طرح اپنے انجام کو خراب کیا۔ اس کے سطوت۔ اس کے عزت کے دعوے اس کا جاہ و حشم چند گھنٹوں میں قلزم کا کمزور شکار ہو کر رہ گیا۔ اور قیامت میں اوردھم النار الگ عبرت کے لئے ان مٹ صحیفہ میں اب تک اور پھر قیامت تک نہ مٹنے کے لئے جُدا ثبت ہے۔ اور باواز بلند دوہرایا جاتا ہے۔ داؤد اور سلیمان علیہما السلام کو بھی اللہ تعالیٰ کے اُسی علم نے دین کے قیام کے لئے چُنا۔ اور ان کے تقدس پر بھی اعداء اللہ نے بڑے بڑے حیلوں۔ اور بڑے بڑے طریقوں سے حملے کئے لیکن وہ اخیار ہی رہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے علم نے ان کو اپنے قرب کے لئے چنا تھا۔ اس میں ذرہ بھر فرق نہ آیا۔ اللہ تعالیٰ کا علم کبھی خطا نہیں کرتا۔ اگر یہ برگزیدہ گروہ بعض وقت اپنے طریقِ کار میں بظاہر لغزش بھی کھاتا ہے تو پھر بارگاہ حضرت احدیت میں ان کی رُوح ایسی التجا سے گرتی ہے۔ کہ گناہ کی ذرہ سی آگ پر رحمت کی اتنی تیز بارش ہوتی ہے۔ جو گناہ کی حرارت کا بالکل نام و نشان مٹا دیتی ہے۔ کبھی ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفر لنا وترحمنا لنکونن من الخاسرین کو ایسے رنگ میں دوہرایا جاتا ہے۔ کہ تاب علیہ کی آواز آ جاتی ہے۔ اور کبھی رب انی ظلمت نفسی فاغفر لی ایسی دردمندانہ التجا سے ورد کیا جاتا ہے۔ کہ فغفر لہ سے اور پھر جب خرّ راکعاً واناب کے اسباب بے تاب کر کے ایک رُوح کو آستانہ ایزدی میں گراتے ہیں۔ تو ان لہ عندنا لزلفیٰ وحسن مآب کی خوشکن صدا خود ہی آنے لگتی ہے۔ کوتاہ بین حاسد اپنی لاعلمی کی وجہ سے اپنے متعلق نواناخیر منہ جھٹ خیال کر لیتا ہے۔ اور وہاں تو فلاں عیب ہے۔ فلاں نقص ہے۔ تقدس میں یہ خرابی ہے۔ اور زہد تو بالکل ہی وزنی نہیں۔ محض نمائش ہے۔ اور صرف نام ہی نام ہے شیوۂ ابدال نہیں حتّٰے کہ عقائد بھی حد درجہ کے بدنما دھبوں سے ملوث نظر آ رہے ہیں۔ فلاں حرکت سخت ہی ناہموار ہے۔ اور فلاں فعل تو بالکل ہی ناگفتہ بہ ہے۔ ایڑی چوٹی کا زور غیبتوں اور بدظنی خیالات سے لگا دیا جاتا ہے۔ اور لیظھرہ علی الدین کلہ اور لنعود لسمتلہ کے اعلان کے باوجود اپنے ایمان کو بالکل ہی خراب کر لیا جاتا ہے۔ اور نہیں سوچا جاتا۔ کہ ہم کیا کر رہے ہیں۔ الٰہی علم کی اصطفاء اور اجتباء شدہ مقدس رُوح کے خلاف آواز اٹھانا بھی سوءِ ادب ہے۔ اور عیب نکالنے میں دلیری تو یقیناً عتابِ الٰہی کا باعث اور ایک دن بُرے عبرتناک انجام دکھا کر چھوڑنے والی حقیقت ہے۔

اللہ تعالیٰ کی قدرتِ قاہرہ اور اس کے بے خطا علم کے مقابلے میں کھڑے ہو کر لا یلدوا الا فاجراً کفاراً سی نظرت کی تیاری کرنا حد درجہ کا ظلم نہیں۔ تو اور کیا ہے۔

راستبازوں کی پہچان تو سلیم فطرت انسان کی اپنی ہی متاع ہوتی ہے۔ جھٹ علامات صحیحہ سے کھوج لگا لیتا ہے اور اسی آلہ سے جس سے تمام راستباز شناخت کئے جاتے ہیں۔ اپنے زمانہ کے ولی اللہ کو ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات کے ماتحت اور مجرم مسلم کے ساتھ روزانہ سلوک جو رب السمٰوات والارض نے بینات اور آیات منورہ سے بالکل ممیز رکھ دیا ہے۔ بات بات میں تاڑ لیتا ہے۔ زندگی اور موت مسلم مجرم کی مساوی نہیں ہوتی۔ وہ روز بروز پنپتا ہے۔ اس کے ارادے بار آور ہوتے ہیں اس کے دین کی تمکین ہوتی ہے۔ وہ حزن اور خوف سے آئے دن نکالا جاتا ہے۔ اس کا آسمان نت نیا آسمان ہوتا ہے۔ اور اس کے مولیٰ کی اس کے ساتھ آئے دن نت نئی شان ہوتی ہے۔ اس کی عبودیت اور اس کی رُوح کا نئے لباس التقویٰ سے ملبوس ہو کر وہ دھونے دھو دیتا ہے۔ اور ایسے قرب کے مقام پر کھڑا کر دیتا ہے۔ کہ وہ جو فی ریبھم یترددون کے مبتلا اور کبر کے مارے ہوئے ہوتے ہیں۔ ان قربات کے مطالعہ سے بالکل ہی محروم اور قاصر اور ہیچ تر کی رہ جاتے ہیں۔ اور نہیں سمجھتے۔ کہ اس ارحم الرّٰحمین اور العفو اور الکریم کے رحم اور عفو اور کرم جب نظرِ عنایت کسی پر کیا کرتے ہیں۔ تو پھر اپنے اوّاہ اور منیب کو کسی میدان میں شرمندہ نہیں ہونے دیا کرتے۔ ہمارا مولیٰ کینہ توز اور کپٹ سے بھرا ہوا نہیں جب اس کی عفو کی نظر اُٹھتی ہے۔ تو گرنے والی رُوح پر سدا عفو اور درگزر ہی اس کا شیوہ ہوتا ہے۔ حیا والا انسان ایک دفعہ ٹھوکر کھا کر اور مقابلہ میں نیچا ہوتے پھر سر اُٹھانے اور آنکھ سامنے کرنے کے قابل نہیں ہوتا۔ اپنی کمزوری کو تاڑ لیتا ہے اور معاً ملک صفت ہو جاتا ہے۔ لیکن یہ مجرم تعلّی باز تو نہ اب تک باز آئے اور نہ ہی آئندہ ان سے کوئی امید ہو سکتی ہے حزب الشیطان سدا ہی رہا ہے۔ اور آئندہ بھی اپنے ناہنجار افعال سے نظر آتا ہی رہیگا۔ العیاذ باللہ۔ وھو المستعان لا منجا ولا ماویٰ الا الیہ۔

خاکسار (چوہدری) عبد الرحیم
محلہ دارالرحمت۔ قادیان۔

ہندوستان کے مختلف مقامات میں تبلیغ احمدیت

کلکتہ میں تبلیغ احمدیت

۵ فروری ۱۹۳۹ء کو چھ بجے شام احمدیہ دارالتبلیغ ۶۱ دھرم تلا سٹریٹ کلکتہ میں پبلک جلسہ منعقد ہوا جس میں بعض غیر مسلم بھی شریک ہوئے موضوع "گناہ اور اس کی بخشش کے متعلق اسلامی تعلیم" تھا۔ خاکسار نے انگریزی میں ایک مختصر سی تقریر کی۔ جس میں بتایا کہ اسلام ہمیں بتاتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کی ذات بے حد محبت کرنے والی اور مہربان ہے۔ اس کے بالمقابل ہندوازم اور عیسائیت ایک طرف تو خدا تعالےٰ کو ایسا کمزور ظاہر کرتے ہیں۔ کہ وہ مخلوق کے معاملات میں مداخلت کرنے سے قاصر ہے۔ اور دوسری طرف ظالم اور ناانصاف کی حیثیت میں پیش کرتے ہیں۔

مولوی محمد سلیم صاحب احمدی مبلغ نے اس موضوع پر تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ گناہ کے معنی احکام الٰہی کی خلاف ورزی کرنے کے ہیں۔ اور لوگ گناہ اس لئے کرتے ہیں کہ وہ اپنی جہالت کی وجہ سے اس کے مہلک اثرات سے ناواقف ہوتے ہیں۔ اس موضوع پر عیسائیت اور ہندوازم کے نظریات بھی آپ نے پیش کئے۔ اور بتایا کہ ان میں سے ایک تو خدا تعالےٰ کو ظالم و ناانصاف اور دوسرا ضعیف و ناتوان بناتا ہے۔

۷ فروری کو میدان میں اکرلونی مانیومنٹ کے پاس ایک پبلک جلسہ ہوا۔ جس میں خاکسار نے اردو میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے۔ جو اتحاد کے قابل عمل اصول بیان کرتا ہے۔ اور اس بارہ میں ہندوازم سے ممتاز ہے۔ جو روح و مادہ کو ازلی مان کر خدا تعالےٰ کو اس کی تخلیق کی قدرت سے محروم کرتا ہے۔ اور اس طرح اسے محض ایک صناع کی حیثیت میں پیش کرتا ہے۔ عیسائیت نے خدا تعالےٰ کے لئے بیٹا قرار دے کر اسے انسانوں کی طرح ضعیف و ناتواں قرار دے دیا ہے نیز میں نے رواداری کے متعلق اسلامی تعلیم کو پیش کرتے ہوئے بتایا کہ اس نے تمام مذہبی پیشواؤں اور اوتاروں مثلاً حضرت زرتشت کنفیوشس وغیرہ کی عزت و احترام کا حکم دیا ہے۔ اور یہی وہ تعلیم ہے جو مختلف اقوام میں امن اور آشتی قائم کر سکتی ہے نہ کہ یہودیت اور ہندوئیت کی تنگدلانہ اور فرقہ وارانہ تعلیم جس میں اللہ تعالےٰ کی برکت کو بنی اسرائیل اور آریہ ورت کے لوگوں کے لئے مخصوص کر دیا گیا ہے۔ ہندو، سکھ مسلمان کافی تعداد میں موجود تھے۔ اور پوری توجہ سے لیکچر سنتے رہے۔

۱۱ فروری کو کالج سکوئر میں ایک اور پبلک جلسہ ہوا۔ جس میں مولوی امیر علی صاحب نے اسلام کی رو سے گناہ اور اسکی بخشش کے موضوع پر تقریر کی اور عیسائیت اور ہندوازم کی اس بارہ میں تعلیم کے ساتھ اس کا مقابلہ کیا۔ خاکسار نے اسلام کی رواداری کی تعلیم پیش کی۔ اور بتایا کہ اس تعلیم کے ذریعہ اسلام نے ہی حقیقی اتحاد کی بنیاد رکھی ہے۔ اور ہندوستان میں فرقہ وارانہ مسئلہ صرف اسی پر عمل کرنے سے حل ہو سکتا ہے۔

آخر میں میں نے کہا کہ یہ باتیں قرآن کریم سے اخذ کی گئی ہیں۔ اور حضرت احمد علیہ السلام نے انکو دنیا کے سامنے پورے زور کے ساتھ پیش کیا ہے۔ اور حاضرین سے اپیل کی کہ وہ احمدیت کا ضرور مطالعہ کریں مسلمانوں اور ہندوؤں کی ایک کثیر تعداد نے اس لیکچر کو پوری توجہ سے سنا۔ تقریروں کے بعد ایک ہندو وکیل اور ایک غیر احمدی مسلمان نے اسلام کی روادارانہ تعلیم کی بہت تعریف کی۔ اور مزید تحقیقات کے لئے احمدیہ دارالتبلیغ میں آنے کا وعدہ کیا۔ خاکسار دولت احمد خان خادم بی۔ ایل سکرٹری اشاعت جماعت احمدیہ کلکتہ

خانیوال میں جلسہ

ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب آف موگا لکھتے ہیں۔ کہ

یہاں تبلیغی جلسہ کیا گیا۔ جس میں میں نے اور مولوی محمد یار صاحب عارف نے (۱) اسلام اور دیگر مذاہب (۲) احمدیت کیا ہے (۳) توحید باری تعالےٰ وغیرہ موضوعات پر تقریریں کیں۔ جلسہ میں آریہ سکھ اور مسلم معززین اور شرفا شامل ہوئے آریہ لیکچراروں سے بھی تبادلہ خیالات ہوا۔ جلسہ کامیاب رہا۔ اور اثر اچھا ہوا۔

طلبا مدرسہ احمدیہ قادیان کا تبلیغی وفد

خورشید احمد صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ مدرسہ احمدیہ قادیان جماعت پنجم کے چھ طلبا ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب بی۔ اے کے ساتھ موضع ڈھینسے گئے۔ مختلف مسائل پر لوگوں سے گفتگو رہی سکھوں اور غیر احمدیوں سے تبادلۂ خیالات ہوا۔ خدا کے فضل سے اچھا اثر رہا۔

کراچی میں تبلیغ

مولوی محمد نذیر صاحب قریشی مبلغ کراچی سے لکھتے ہیں۔

ہفتہ زیر رپورٹ میں مکرمی مولوی ذوالفقار علی خانصاحب یہاں تشریف لائے۔ میں ان کے ساتھ یہود کے وائس پریذیڈنٹ کے مکان پر گیا۔ احمدیت یعنی حقیقی اسلام انگریزی مطالعہ کے لئے دی گئی۔ خانصاحب نے انگریزی میں حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی صداقت از روئے انجیل و بائیبل صداقت اسلام و آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور بالآخر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت تک کے حالات نہایت عمدگی سے بتلائے۔ گاہے گاہے اردو میں بھی باتیں ہوتی رہیں۔ یہ سلسلہ تبلیغ کئی گھنٹہ جاری رہا۔

دوسرے روز ۱۱ بجے میں نے ایک شیعہ سیٹھ صاحب سے خانصاحب کی ملاقات کا انتظام کیا۔ سیٹھ صاحب کچھ عرصہ سے زیر تبلیغ ہیں۔ نہایت سنجیدہ مزاج اور محقق آدمی ہیں۔ عربی میں اچھی قابلیت رکھتے ہیں۔ دو اڑھائی گھنٹہ تک باوجود کثرت کار انہوں نے نہایت توجہ سے باتیں سنیں۔ اور چند ایک اعتراضات بھی کئے۔ جن کے تسلی بخش جوابات دیئے گئے۔

گذشتہ اتوار کو عید مباہلہ کی تقریب پر ایک شیعہ مجلس میں زیر تبلیغ شیعہ اصحاب کے ذریعہ میں بھی گیا۔ اور مجھے بھی وقت دیا گیا جسے شیعہ حضرات نے بہت پسند کیا۔ تقریر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ اور اہل بیت کے متعلق تھی۔ سینکڑوں غیر احمدی معززین سے اس موقعہ پر تعارف بھی ہو گیا۔ اور ان کے چیدہ چیدہ عہدہ داروں نے احمدی جماعت اور خاکسار کا شکریہ ادا کیا۔ انفرادی طور پر غیر احمدی احباب سے ملنے کا موقعہ ملا۔ جنہیں حسب موقعہ تبلیغ کی گئی۔ انجمن میں بعض غیر مسلم و غیر احمدی آنے والوں کو لٹریچر دیا گیا۔ اور زبانی بھی تبلیغ کی گئی۔ ۱۱ فروری کو انصار اللہ کا جلسہ بھی بہت کامیاب رہا۔ بابو محمد اسحاق صاحب عابد نے غلامی اور اسلام کے موضوع پر عمدہ تقریر کی۔ آپ انصار اللہ میں سے اچھا بولنے والے ہیں۔ ان کو دیکھ کر بعض اور نے یہ خواہش کی کہ وہ بھی تیاری کر کے مجمع میں بولنا چاہتے ہیں۔ عشا اور فجر کی نمازیں باجماعت ادا کی جاتی ہیں۔ اور بعد نماز فجر باقاعدہ خاکسار قرآن کریم کا درس دیتا ہے۔ چند ایک

تحریک جدید میں اچھا کام کرنیوالے احباب کیلئے سیدنا امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کی درخواست

سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید سال پنجم کی طوعی قربانیوں میں مخلصین جماعت سے جو مطالبہ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جس شان اور اخلاص سے جماعت احمدیہ نے اپنا جواب حضور کے پیش کیا ہے۔ اس کا ذکر تو بعد میں کسی وقت ہو گا۔ اس وقت کارکنان کے متعلق کچھ عرض کرنا مقصود ہے۔ حضور کیطرف سے کارکنان کیلئے ہدایت تھی کہ تحریک جدید چونکہ طوعی ہے۔ اس میں شمولیت ہر ایک احمدی کی مرضی اور خوشی پر منحصر ہے۔ مگر کارکنان کا فرض یہ ہے کہ ہر ایک احمدی مرد عورت اور بچے تک اس آواز کو پہنچا دیا جائے۔ اور ان پر تحریک جدید کی اہمیت اور ضرورت واضح کر دی جائے۔ تا احباب اس اہمیت اور ضرورت کے پیش نظر دل کھول کر اپنے مال کو راہ خدا میں اپنے امام کے حضور پیش کر سکیں۔

اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ تحریک جدید کے بارے میں امراء پریذیڈنٹ اور دیگر کارکنان نے عام طور پر اپنی اپنی جماعت میں حضور کے اس ارشاد کی تعمیل کرتے ہوئے ثواب لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے اس کام کو قبول فرمائے اور ان کے لئے اپنے فضل کے دروازے کھول دے۔ میں تحریک جدید کی طرف سے جماعتوں کے تمام کارکنوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور ان کو جزاکم اللہ احسن الجزاء کا ہدیہ پیش کرتا ہوں۔ اور جن احباب نے خواہ وہ تحریک جدید کے مالی سیکرٹری ہوں یا عام سیکرٹری یا امیر یا پریذیڈنٹ اور دوسرے سیکرٹری یا مجلس خدام الاحمدیہ کے ممبر خصوصیت سے تحریک جدید کے وعدوں کا اچھا کام کیا ہے۔ اور اپنی جماعت کی فہرست کو گذشتہ سال سے بڑھانے اور اپنے احباب کو "السابقون الاولون" میں شامل کرنے کے لئے خاص محنت و کوشش سے کام لیا ہے۔ اور اپنی فہرستوں کے مکمل کرنے میں کوشاں رہے ہیں۔" دفتر فنانشل سیکرٹری تحریک جدید نے ان کی اس خاص جد و جہد کے تحت ضروری سمجھا۔ کہ ان کا شکریہ ادا کرنے کے ساتھ ہی ان کے لئے سیدنا امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور خاص طور پر دعا کی درخواست پیش کرے۔ چنانچہ دفتر نے ۱۱ فروری کے چلے ہوئے خطوط آجانے کے بعد پہلا کام یہ کیا ہے کہ حضور کی خدمت میں ایسے احباب کی ایک فہرست پیش کی ہے۔ اس فہرست میں اچھا کام کرنے والے ان احباب کے نام ہیں۔ جن کے متعلق دفتر کو اچھا کام کرتے کا علم ہوا ممکن ہے کہ اگر احباب بھی ہوں۔ پس یہ فہرست ان دو غرضوں کے ماتحت شائع کی جا رہی ہے۔ کہ اول جنہوں نے خصوصیت سے اچھا کام کیا ہے۔ اور دوسرے وہ جنہوں نے عام طور پر تحریک جدید کے کامیاب کرنے میں ثواب لیا ہے۔ وہ اب صرف فہرست ارسال کرنا کافی نہ سمجھ لیں۔ اور ان کو نہ صرف آخری تاریخ ۳۰ نومبر ۱۹۳۹ء تک وعدے پورے کرنے کی طرف توجہ ہو۔ بلکہ وعدوں کو ابتدائی ایام میں ہی سو فی صدی پورا کر لیں۔ کیونکہ زیادہ ثواب ان کو ہی ملے گا جو وعدوں کو سو فیصدی ابتداء میں ہی پورا کر دیں گے۔

دوسری غرض یہ ہے کہ احباب کرام کو خصوصاً تحریک جدید کے مالی سکرٹریوں کو مزید کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ ان کے نام بھی آئندہ اس فہرست میں آجائیں۔ جو اچھا کام کرنے والوں کی پھر تیار ہو۔ یہ بھی یاد رہے کہ تحریک جدید کی آواز خدائی آواز ہے۔ جسے اللہ تعالیٰ اپنے "موعود خلیفہ" کی زبان فیض ترجمان سے نکلواتا ہے۔ پس تحریک جدید کے مالی سیکرٹریوں کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ حضور کے ہر ارشاد کو جو آئندہ شائع ہو۔ احباب تک پہنچائیں۔ اور اس پر خود عمل کریں۔ اور دوسرے احباب سے کرائیں۔ تا وہ کامیابی کی شاہراہ پر گامزن ہوں۔

فہرست حسب ذیل ہے جو حضور کی خدمت میں دعا کے لئے پیش کرنے کے بعد احباب کا شکر ادا کرتے ہوئے دی جاتی ہے:۔

منشی سراج الدین صاحب سیکرٹری مال تحریک جدید ریتی چھلہ۔ مولوی ظہور حسین صاحب۔ آپ نہ صرف وعدوں کے لینے میں اچھا کام کرتے ہیں۔ بلکہ وصولی کے لئے بھی جس جگہ کے لئے کہا جائے پوری توجہ سے کام کرتے ہیں۔ میاں محمد رمضان صاحب محلہ دارالصحت۔ سید محمد اسمٰعیل صاحب مسجد اقصےٰ۔ سید احمد علی صاحب محلہ دارالفضل بابو محمد ایوب صاحب محلہ دارالرحمت۔ چوہدری غلام احمد صاحب مسجد مبارک خان بہادر غلام محمد صاحب مسجد فضل ومیاں محمد عبد اللہ صاحب حلقہ سارہ۔ منشی محمد الدین صاحب محلہ دارالبرکات۔

لجنہ اماء اللہ قادیان میں سے سب سے پہلے نمبر پر حضرت سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ ہیں۔ جو ابتدائے تحریک سے تحریک کو کامیاب کرنے میں خواہ وعدوں کا کام ہو یا وصولی کا۔ خود نہایت سرگرمی اور محنت شاقہ سے حصہ لیتی ہیں۔ بلکہ وعدوں کے وصول کرنے میں تو قابل رشک اور قابل تعریف نمونہ مردوں کے لئے بھی پیش کیا کرتی ہیں وہ اس طرح کہ خود اپنا چندہ ابتداء میں ہی ادا فرما دیتی ہیں۔ اور ساتھ ہی اس کے اپنے ساتھ کام کرنے والی بہنوں کو ہوشیار اور چوکس رکھتی ہیں۔ کہ وہ تحریک جدید کے وعدوں کو وقت کے اندر نہیں بلکہ وقت سے پہلے ختم کریں تا ان کو زیادہ ثواب ہو۔ اور اس میں وہ خدا کے فضل سے اکثر کامیاب ہو جاتی ہیں اسی طرح ان کی مددگار سجانی زینب صاحبہ استانی مریم صاحبہ مسجد مبارک۔ اور استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ جو محلہ دارالفضل کے وعدوں کے علاوہ نصرت گرلز سکول کی وصولی کے وعدوں کا کام نہایت تن دہی اور دلچسپی سے کرتی ہیں۔ ان کے علاوہ عائشہ ایوب احمد صاحب محلہ دارالرحمت۔ عائشہ بیگم صاحبہ اہلیہ مولوی رحمت علی صاحب مبلغ۔ خدیجہ بیگم صاحبہ بنت حضرت مولوی شیر علی صاحب محلہ دارالعلوم۔ محترمہ والدہ مولوی عبد الرحمٰن صاحب محلہ دارالرحمت ہیں۔

میاں غلام محمد صاحب اختر نے لاہور کے سال چہارم کے وعدوں کے وصول کرنے میں نہ صرف خاص دلچسپی لی ہے بلکہ تحریک جدید سال پنجم کے وعدوں کے لینے میں خاص محنت سے کام لیا ہے۔

اور ساتھ کے ساتھ فہرستیں بھجوائی ہیں جو گذشتہ سال سے باوجود بعض احباب کی تبدیلی کے جو خاص رقم والے تھے نمایاں اضافہ کیا ہے۔ ان کے مددگار میاں عبد الکریم صاحب بیرون دہلی دروازہ۔ بابو فضل الدین صاحب کوچہ چابک سواراں۔ میاں غلام محمد صاحب ثالث سول لائن۔ شیخ عبید اللہ صاحب مزنگ۔ مستری حسن دین صاحب و بابو احمد جان صاحب گنج۔ صوفی علی محمد صاحب لاہور چھاؤنی۔ اور چوہدری غلام احمد صاحب احمدیہ ہوسٹل ہیں۔ جنہوں نے خصوصیت سے اچھا کام کیا۔ راولپنڈی کی جماعت میں بابو عبد الرحمٰن صاحب امیر جماعت احمدیہ۔ چوہدری فتح محمد صاحب بٹالوی سکرٹری مال تحریک جدید ہیں۔ ان دونوں احباب نے حضور کے ارشادات گھر گھر میں ہر مرد و عورت کو پہنچائے۔ اور جلسہ کرا کر کامیاب کر کے اس سال وہ وعدے حاصل کئے ہیں۔ جو گذشتہ سال سے دوگنے سے بھی زیادہ ہیں۔ یہ کسی بڑی رقم والے احباب کی جدید شمولیت کی وجہ سے نہیں۔ بلکہ ان کی اس کوشش کا نتیجہ ہے جو انہوں نے حضور کی آواز کو ہر احمدی مرد عورت تک پہنچانے میں صرف کی۔ اور احباب بے اختیار ہو کر حضور

کی آواز پر لبیک کہا۔ اور سب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی فوج میں اس کی اہمیت کے معلوم ہو جانے پر شمولیت کی کوشش کی۔ میں سمجھتا ہوں کہ راولپنڈی میں شاید ہی کوئی محروم رہا ہو۔ مگر وعدوں کے لینے پر ہی بس نہیں بلکہ یہ دوست وصولی میں بھی خاص کام کیا کرتے ہیں یعنی ابتدائی وقت میں ہی وصولی کر لیتے ہیں۔ حضور تحریک جدید کے مالی کام میں ان میں ایسا مقابلہ مسابقت ہوتا ہے کہ میں امتیاز نہیں کر سکا کہ ان میں زیادہ کام کرنے والا کون ہے۔ سیدہ فضیلت بیگم صاحبہ پریذیڈنٹ لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ آپ قادیان کی لجنہ اماء اللہ سے دوسرے نمبر پر تحریک جدید کو ابتدا سے اب تک مدد دینے والی ہیں اور آپ کی فہرست ہر سال اضافوں کے ساتھ آتی ہے۔ وعدوں کے علاوہ وصولی میں بھی آپ خاص دلچسپی لیتی ہیں۔ میاں عبدالقادر صاحب گوجرانوالہ کوشش سے کام کرنے والے ہیں۔ اس جگہ کی لجنہ کی باگ محترمہ بہن اللہ رکھی صاحبہ کے ہاتھ میں ہے۔ امیر جماعت بابو عبدالرحمن صاحب انبالہ اور ان کے سکرٹری مال تحریک جدید بابو عبدالحلیم صاحب اچھا کام کرنے والے ہیں۔ چوہدری بشیر احمد صاحب داتہ زید کا نے باوجود زمینداروں کی نازک حالت ہونے کے داتہ زید کا کی جماعت کے وعدے سب دوستوں سے بڑی سعی اور کوشش سے لئے ہیں۔

مولوی محمد عبداللہ صاحب کھیوہ باجوہ۔ رحمت اللہ صاحب مدرس ماسٹر محمد ابراہیم صاحب عزیز پور ڈوگری محمد جمال صاحب ترگڑی ضلع گوجرانوالہ یہ صاحب بہت محنت سے کام کرتے ہیں۔ اور باوجود زمیندار ہونے کے اکثر ابتدا میں ہی وعدوں کی وصولی میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ ماسٹر عطا حسین شاہ صاحب گوجرہ۔ مرزا ناصر علی صاحب جھنگ۔ راجہ محمد نواز خان صاحب شاہ پور۔ ماسٹر محمد شفیع صاحب بھیرہ۔ ملک نصر اللہ خان صاحب خوشاب۔ میاں محمد زکریا صاحب مجوکہ۔ ماسٹر غلام علی صاحب سعد اللہ پور۔ چوہدری نادر علی خان صاحب شیخوپورہ۔ شاہزادہ محمد عثمان صاحب جہلم۔ میاں جان محمد صاحب کیمبل پور۔ محمد ابراہیم صاحب سماعلہ۔ ڈاکٹر سید محمد یوسف شاہ صاحب و ماسٹر فضل الٰہی صاحب وزیر آباد۔ ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب امرتسر۔ مولوی عبدالعزیز صاحب چک سکندر۔ میاں اللہ دتا صاحب نوشہرہ۔ مولوی معین الدین صاحب مردان۔ بابو شمس الدین صاحب پشاور۔ ڈاکٹر محمد الدین صاحب بنوں۔ ڈاکٹر برکت اللہ خان صاحب کوٹ فتح خان۔ صوفی عبدالرحیم صاحب لدھانہ۔ سید بشیر احمد صاحب کوٹری سندھ۔ آپ پراونشل سندھ کے بھی سکرٹری ہیں۔ آپ اپنے فرائض کا خاص احساس رکھتے ہیں۔ تحریک جدید سال چہارم کی آخری سہ ماہی میں حضور کے ایک ارشاد پر سندھ کی تمام جماعتوں اور افراد کی ایک فہرست منگوائی اور پھر وصولی میں بھی خاص مدد کی اور سال پنجم کے وعدوں میں بھی خاص کام کیا۔ آپ جس کام کے لئے توجہ کرتے ہیں جب تک اسے کامیاب نہ کر لیں۔ چین نہیں لیتے۔ بابو غلام رسول صاحب سرگودہا آپ نے علاقہ سرگودہا میں وعدوں کے لینے میں خاص کام کیا ہے۔ چوہدری عبدالغنی خان صاحب کریام۔ بابو عبدالحمید صاحب شملہ۔ بابو محمد جمیل خان صاحب فیروز پور شہر۔ بابو محمد یوسف علی صاحب منٹگمری۔ منشی محمد حیات خان صاحب ملتان۔ آپ تحریک جدید کے نہ صرف وعدوں میں بلکہ وصولی میں بھی خاص توجہ فرماتے ہیں۔ اور وعدوں کے بعد وصولی میں ایسے طریق سے ساعی ہوتے ہیں کہ جلد سے جلد اس میں بھی کامیابی حاصل کر لیتے ہیں۔ سید عبدالرشید صاحب اوکاڑہ انہوں نے اس سال تو نمایاں اضافوں کے ساتھ وعدے بھجوائے ہیں امید ہے کہ وصولی میں بھی بہت جلد سعی کر کے کامیابی حاصل کریں گے۔ شیخ قدرت اللہ صاحب ناصر شیخ صاحب اپنی جماعت کی تربیت میں خاص دلچسپی لیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ وعدوں اور وصولی میں جلد کامیاب ہو جاتے ہیں عبدالجلیل خان صاحب شاہجہانپور۔ چوہدری محمد اسلم صاحب دینا پور۔ بابو چراغ دین صاحب کوئٹہ۔ میر کلیم اللہ صاحب شیموگہ۔ سید ضیاء الحق و غلام محمد صاحب سونگھڑہ۔ بابو محمد عبداللہ صاحب سکھر۔ ڈاکٹر محمد سعید صاحب جے پور۔ ڈاکٹر احمد خان صاحب چوہڑپور۔ چوہدری نصیب الدین صاحب چک ۱۶۶۔ چوہدری فتح محمد صاحب چک ۵۲ ہاکرہ۔ ملک فتح محمد احمد صاحب محمود آباد۔ منشی رحمت علی صاحب محمد آباد۔ چوہدری خوشی محمد صاحب چک ۵۴۳۔ چوہدری باغ دین صاحب عارف والا چوہدری غلام مرتضیٰ صاحب چک ۱۴۵۔ چوہدری نور الدین صاحب چک ۶۔ سیٹھ محمد اعظم صاحب حیدرآباد دکن۔ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب فاضل یادگیر۔ سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب سکندر آباد۔ آپ نے نہ صرف وعدے ہی نمایاں اضافے کے ساتھ ارسال کئے۔ بلکہ یہ بھی لکھا کہ انشاء اللہ جولائی تک تمام وعدوں کی رقم ادا کی جائے گی۔ مولوی محمد عبداللہ صاحب مالاباری۔ میاں ابراہیم صاحب شیخپوال۔ چوہدری نذیر احمد صاحب پٹھانکوٹ۔ میاں عبدالرحیم صاحب تلونڈی جھنگلاں۔ بابو محمد اسحٰق صاحب عابد کراچی۔ بابو غلام حسین صاحب۔ و ماسٹر محمد یعقوب صاحب دہلی اور محترمہ حسن زمانی صاحبہ سکرٹری لجنہ اماء اللہ دہلی۔

آخر میں مکرم خواجہ غلام نبی صاحب اڈیٹر الفضل کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے کہ آپ نے ابتدا تحریک سے ہمیشہ تحریک جدید کے کام میں تحریک کے نوٹس شائع کرنے میں خاص طور پر تعاون کیا ہے۔ اور ان کے اسسٹنٹ مولوی محمد یعقوب صاحب طاہر اور شیخ رحمت اللہ صاحب شاکر نے بھی خاص دلچسپی سے کام کیا ہے ان کے لئے بھی حضور کی خدمت میں دعا کی عرض ہے۔ (فنانشل سکرٹری)

اخبار احسان کی اپنی غلط بیانی کے متعلق معذرت خواہی

۱۹ جنوری ۱۹۳۹ء کے الفضل میں یہ خبر دی جا چکی ہے۔ کہ اخبار احسان نے ماسٹر عبدالحکیم صاحب انچارج سب آفس الفضل لاہور کے متعلق جو جھوٹی خبر شائع کی تھی۔ اس کی بنا پر ماسٹر صاحب نے اس کے خلاف استغاثہ دائر کر رکھا ہے۔ اب احسان نے ماسٹر صاحب موصوف سے معافی مانگ لی ہے۔ اور حسب ذیل نوٹ "ایک ضروری تردید" کے عنوان سے ۲۴ فروری کے پرچہ میں شائع کیا ہے۔

روزنامہ "احسان" کی ۲۹ ستمبر ۱۹۳۸ء کی اشاعت میں ایک خبر بعنوان "مرزائیت کا روز افزوں زوال" منجانب شیخ اصغر علی جنڈیالہ گرو امرتسر شائع ہوئی تھی جس میں منجملہ دیگر افراد کے ماسٹر عبدالحکیم صاحب کے متعلق درج تھا کہ وہ احمدیت سے تائب ہو گئے ہیں۔ حالانکہ ایسا کوئی واقعہ نہ ہوا تھا۔ ہمیں افسوس ہے۔ کہ ہم نے اس خبر کو بغیر تصدیق کئے صرف نامہ نگار مذکور پر اعتبار کر کے شائع کر دیا۔ یہ خبر از سرتا پا غلط اور بے بنیاد اور کسی کی خود وضع کردہ تھی۔ چونکہ اس خبر کی اشاعت سے ماسٹر صاحب کے متعلق غلط فہمی پیدا ہوئی اور پیدا ہونے کا احتمال ہے۔ اس لئے ہم پرزور الفاظ میں تردید کرتے ہیں۔ اور اپنے قارئین کو عموماً اور ماسٹر صاحب کو خصوصاً اطلاع دیتے ہیں۔ کہ خبر بعنوان مرزائیت کا روز افزوں زوال مندرجہ "احسان" ۲۹ ستمبر ۱۹۳۸ء بالکل خلاف واقع ہے۔ ہم اپنا اخلاقی فرض سمجھتے ہیں کہ اس خبر کی اشاعت پر اظہار افسوس کریں۔ کہ خواہ نخواہ بلا وجہ ہماری کوتاہی کے باعث ماسٹر عبدالحکیم صاحب کو تکلیف پہنچی اور ان کے متعلق غلط فہمی پیدا ہوئی ہے۔ جس کے لئے ہم ان سے معذرت خواہ ہیں۔

ملک نور الٰہی مالک روزنامہ احسان لاہور۔

اہم ملکی حالات اور واقعات

یورپ کی جمہوری اور فسطائی طاقتیں

اسوقت یورپ کی سیاسیات پر نظر ڈالنے سے یہ حقیقت روز روشن کی طرح واضح ہو رہی ہے۔ کہ جمہوریت۔ مطلق العنانی اور آمریت کے آگے جھکتی جا رہی ہے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ یورپ کی جمہوری طاقت فسطائی طاقت سے بہت زیادہ ہے۔ اس کے دبنے کی اصل وجہ یہ خیال کی جاتی ہے۔ کہ جمہوری ممالک متحد المقاصد نہیں ہیں۔ اور فسطائی طاقتیں متفق ہیں۔ ذیل میں مختلف ممالک کی فوجی طاقت کے متعلق بعض دلچسپ اعداد شمار ملاحظہ فرمائیے۔

ملک	باقاعدہ فوج	ٹرینڈ ریزرو	ہوائی جہاز	بحری جہاز
جرمنی	۷۸۵۰۰۰	۲۲۵۰۰۰۰	۲۲۲۵	۴۴۳۵۵۱ ٹن
اٹلی	۶۰۰۰۰۰	۶۵۰۰۰۰۰	۴۱۰۰	۵۴۴۱۳۳ "
برطانیہ	۲۱۶۰۰۰	۳۸۷۰۰۰	۲۴۵۰	۷۵۸۵۸۸ "
روس	۱۳۰۰۰۰۰	۱۲۰۰۰۰۰۰	۴۷۰۰	۲۹۶۲۲۸ "
فرانس	۷۰۸۰۰۰	۵۵۰۰۰۰۰	۴۴۰۰	۶۴۱۴۴۹ "
ہنگری	۷۰۰۰۰	۶۰۰۰۰	۵۰۰	
چیکوسلواکیہ	۲۰۰۰۰۰	۱۰۰۰۰۰۰	۱۰۰۰	

گویا فسطائی طاقت کی باقاعدہ فوج کی تعداد ۱۴۵۵۰۰۰ ہے۔ اس کے پاس ہوائی جہاز ۶۸۲۵، ٹرینڈ ریزرو ۸۸۱۰۰۰۰، اور بحری جہاز ۹۸۷۶۸۴ ٹن ہیں۔ اور جمہوری طاقتوں کے پاس باقاعدہ فوج ۲۴۲۴۰۰۰، اور ٹرینڈ ریزرو ۲۰۰۰۰۰۰۰، ہے۔ بحری جہاز ۲۶۹۶۲۷۵ ٹن ہیں۔

لیکن اس کے باوجود جمہوریتیں فسطائیوں سے ڈرتی ہیں۔ کیونکہ انہیں باہم ہر حالت میں اتحاد قائم رہنے کا یقین نہیں۔ اور فسطائیوں کو اتحاد یقینی نظر آتا ہے۔ مثلاً اٹلی اس وقت فرانس کو بہت دھمکا رہا ہے۔ اور فرانس دبتا ہوا نظر آتا ہے۔ حالانکہ وہ اٹلی سے زیادہ طاقتور ہے۔ اور اس پر غالب آسکتا ہے۔ لیکن اسے خطرہ یہ ہے کہ اگر جنگ ہوئی۔ تو جرمنی ضرور اٹلی کا ساتھ دے گا۔ لیکن برطانیہ کے متعلق اسے شبہ ہے۔ کیونکہ برطانوی حکومت نے تھوڑا عرصہ ہوا یہ اعلان کیا تھا۔ کہ اگر فرانس کو ٹیونس اور کارسیکا کے سلسلہ میں جنگ پیش آئی۔ تو کوئی معاہدہ ایسا نہیں۔ جو برطانیہ کو اس کی امداد کا پابند کرے۔

فلسطین کانفرنس کے کوائف

فلسطین کانفرنس کے متعلق ۲۲ فروری کے برطانوی اخبارات نے جو تبصرے شائع کئے ہیں۔ ان سے پتہ چلتا ہے کہ اس کی کامیابی کی کوئی امید نہیں۔ عرب ڈیلیگیشن کے مطالبات کی بنیاد مسٹر میکموہن کے خطوط پر تھی۔ لیکن مشکل یہ آن پڑی ہے۔ کہ ان کے معنوں میں اختلاف پیدا ہو گیا ہے۔ خطوط کے عربی متن میں "سنجق" اور "ولایت" وغیرہ جغرافیائی اصطلاحات کا مفہوم برطانوی دفتر خارجہ کچھ اور لیتا ہے۔ اور عرب وفد کچھ اور۔ اس جھگڑا کو چکانے کے لئے عرب مندوبین نے یہ تجویز بھی پیش کی ہے کہ عربی متن اور اس کا انگریزی ترجمہ کسی غیر جانبدار کمیشن کے سامنے پیش کر کے اس سے فیصلہ کرا لیا جائے۔ لیکن امید نہیں۔ کہ حکومت برطانیہ اس پر آمادہ ہو۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی خیال کی جاتی ہے۔ کہ عرب مندوبین کو اس بات کا یقین ہے کہ امریکہ کو چونکہ یہودیوں سے ہمدردی ہے۔ اس لئے وہ برطانیہ پر دباؤ ڈال رہا ہے۔ کہ یہودیوں کا خاص خیال رکھا جائے۔ عرب اس بات پر تو آمادہ ہیں۔ کہ فلسطین میں یہودیوں کا داخلہ عرب آبادی کے مقابلہ میں تیس فیصدی ہو جائے۔ لیکن یہود سو فیصدی کی نسبت سے کم پر رضامند ہونے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ اندریں حالات مفاہمت کے امکانات بہت ہی کم ہیں۔ اور غالب خیال یہی ہے کہ حکومت برطانیہ اپنا فیصلہ نافذ کر دے گی۔ جس میں عربوں کو خاص مراعات دی جائیں گی۔

فلسطین کے حالات

فلسطین کے حالات بدستور ہیں۔ فسادات میں کوئی کمی نہیں ہوئی۔ دہشت انگیزوں نے سرکاری ملازمین سے گرانقدر رقوم کا مطالبہ کیا ہے۔ اور پورا نہ کرنے کی صورت میں دھمکی دی ہے۔ حکومت کی طرف سے بھی سرکاری افسروں کو تنبیہ کیا گیا ہے۔ کہ اگر کسی نے دہشت انگیزوں کو کوئی مالی امداد دی تو اسے برطرف کر دیا جائے گا۔

۲۲ فروری کی صبح کو آٹھ بجے مخالف پارٹی کے لیڈر نشاشیبی کے بھائی پر کسی نے فائر کر دیا۔ جس سے وہ سخت مجروح ہوا۔ حملہ آور غائب ہو گیا۔ اس علاقہ میں کرفیو آرڈر نافذ کر دیا گیا ہے۔ اور فوجی انتظامات شدید کر دیئے گئے ہیں۔ گذشتہ ہفتہ کے دوران میں برطانوی فوج نے عربوں کے ۳۷ دیہات کی تلاشی لی۔ اور کئی لوگوں کو شبہ کی بنا پر گرفتار کر لیا گیا۔ بعض لوگوں کے قبضہ سے رائفلیں اور دیگر آتشیں اسلحہ چھین لئے۔ کئی مقامات پر حملے ہوتے رہے۔ جن کے نتیجہ میں پچاس عرب اور یہودی ہلاک ہوئے۔ بعض علاقوں میں سرنگوں کے پھٹنے سے سڑکیں تباہ ہو گئیں۔ ایک عبرانی روزنامہ میں فلسطین کانفرنس کے سلسلہ میں ایک مضمون شائع ہوا تھا۔ جس کی وجہ سے حکومت نے اس کی اشاعت پر پابندی عاید کر دی ہے۔

کانگرس ورکنگ کمیٹی مستعفی ہو گئی

کانگرس ورکنگ کمیٹی کے مستعفی ہونے کی جو خبریں مسٹر بوس کے صدر منتخب ہونے کے روز سے آرہی تھیں۔ وہ کئی ذمہ دار ممبران کی تردیدوں کے باوجود صحیح ثابت ہوئیں۔ اور ۲۲ فروری کو کمیٹی کے پندرہ ممبروں میں سے تیرہ نے مسٹر بوس کو بذریعہ تار اپنے مستعفی ہونے کی اطلاع دے دی۔ اس استعفیٰ کے متعلق مفصل بیان کا مسودہ بھی تیار کر لیا گیا ہے جس میں اس کی ایک اہم وجہ یہ بیان کی گئی ہے۔ کہ انتخاب کے موقعہ پر مسٹر بوس نے کہا تھا۔ کہ موجودہ ورکنگ کمیٹی کے ممبروں نے فیڈریشن کے قبول کرنے کے لئے برطانوی امپیریلزم سے سازش کر رکھی ہے حتےٰ کہ فیڈرل وزیروں کی فہرستیں بھی مرتب کی ہوئی ہیں۔ اس کے علاوہ یہ بھی خیال ہے کہ ان کی طرف سے انتخاب کے موقعہ پر ڈیلیگیٹوں کو گمراہ کیا گیا۔ اور انہیں سیاسی طور پر دھوکا دیا گیا۔ اور اس لئے ان کی طرف سے تریپوری کانگرس کے اجلاس کے موقعہ پر مسٹر بوس کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک پیش کر کے صدارت سے علیٰحدہ کر دیا جائے گا۔ اگر وہ صدارت پر بدستور فائز رہے۔ اور اپنے انتہا پسند ساتھیوں پر مشتمل کوئی کمیٹی مرتب کر لی۔ تو اس صورت میں کانگرسی وزارتوں کو بھی مستعفی ہونا پڑیگا کیونکہ انتہا پسند پالیسی کے ماتحت وزارتوں کا چلنا قریباً ناممکن ہے۔

پنڈت جواہر لال نہرو نے بھی اپنا استعفےٰ بھیج دیا ہے۔ دیگر بارہ ارکان نے مشترکہ۔ لیکن انہوں نے علیٰحدہ بھیجا ہے۔ ان کی یہ پختہ رائے ہے۔ کہ مسٹر بوس گاندھی پارٹی کی امداد کے بغیر کام نہیں چلا سکتے۔ اگر ملک کی توجہ کو اپنی طرف مبذول کرنے کے لئے انہوں نے سول نافرمانی کا آغاز کیا۔ تو بھی وہ کامیاب نہیں ہو سکیں گے۔ کیونکہ گاندھی جی کی تائید حاصل نہیں ہو گی۔